گناہوں کو دھو ڈالنے والے اعمال

تالیف

تفضیل احمد ضیغم

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کو دھو ڈالنے والے اعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کو دھو ڈالنے والے اعمال

تفضیل احمد ضیغم

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت

کی

نشرواشاعت

کے لیے

کوشاں

اشاعت ——— 2004ء

جملہ حقوق اشاعت بحق ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ قدوسیہ

ابوبکر قدوسی نے موٹروے پریس سے چھپوا کر شائع کی۔

رحمان مارکیٹ ⊙ غزنی سٹریٹ ⊙ اردو بازار ⊙ لاہور پاکستان

Ph:042-7230585-7351124
Email: qadusia@brain.net.pk

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	عرض مولف	۹
۲	رسول اللہ ﷺ اگلی پچھلی خطاؤں سے پاک کر دیئے گئے۔	۱۳
۳	وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا۔	۱۹
۴	نماز کیلئے وضو کرنا۔	۲۲
۵	سورۃ الفاتحہ کے بعد آمین کہنا۔	۲۵
۶	سمع اللہ لمن حمدہ کا جواب دینا۔	۲۷
۷	کامل توجہ سے جمعہ ادا کرنے والا	۲۸
۸	نماز گناہوں کو مٹانے والی ہے	۳۲
۹	گھر سے وضو کر کے آنا	۳۶
۱۰	سو مرتبہ سبحان اللہ کہنا	۳۹
۱۱	سو برائیاں مٹا دینے والا کلمہ	۴۱
۱۲	نماز کے بعد تسبیحات کہنا	۴۶
۱۳	لوگوں سے تکلیف کو دور کرنا	۵۱
۱۴	نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا	۶۱
۱۵	گناہ کے بعد فوراً اللہ کی طرف رجوع کرنا	۵۶
۱۶	کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرنا	۶۴
☆	کچھ بیماریوں پر انعامات پیغمبر رحمت ﷺ کی زبان سے	۶۸
☆	بینائی جاتی رہے تو۔۔۔۔	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆مرگی پر صبر کی جزاء	۶۹
☆جو طاعون کی بیماری سے فوت ہو جائے	
☆جس عورت کو بچوں کی وفات کیساتھ آزمایا جائے	۷۰
۱۷۔جسے جرم کی سزادی گئی	۷۵
۱۸۔اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے حج یا عمرہ کرنا	۷۹
۱۹۔یوم عرفہ اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھنا	۸۱
۲۰۔تہجد کے وقت اٹھ کر نماز پڑھنا	۸۳
۲۱۔رمضان المبارک کے اعمال	۸۶
۲۲۔روزے دار سے اللہ کی محبت کا انداز	۹۰
۲۳۔رمضان المبارک میں قیام کرنا	۹۱
۲۴۔لیلۃ القدر میں قیام کرنا	۹۲
☆ گناہوں کو دھونے والے اعمال قرآن کی نظر میں	۹۳
۲۵۔تقویٰ	
۲۶۔اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۹۸
۲۷۔اگر کبیرہ گناہوں سے بچا رہے	۱۰۶
۲۸۔سچائی کو اختیار کرنا	۱۰۹
۲۹۔صدقہ چھپا کر دینا	۱۱۱
۳۰۔اللہ تعالیٰ سے ڈرنا	۱۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مولف

اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں انسانوں کے لئے اور تمام کائنات کیلئے اصول وضوابط مقرر کر دیئے ہیں۔ دنیا میں بھی قرآن حکیم کے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق فیصلہ ہوگا اور آخرت میں بھی انہی اصولوں کو سامنے رکھ کے حساب ہوگا۔ جو ان اصولوں کی پابندی کرے گا بلاشک وشبہ وہ جنتی ہے اور جو ان کی خلاف ورزی کرے گا اس سے معاملہ سخت ہوگا۔ تمام نسل انسانی کیلئے قرآن حکیم ایک رُول بک ہے اس کے اصولوں پر چلنا نیکی ہے اور اس کے اصولوں کی خلاف ورزی کرنا بدی ہے۔ نیکی اور بدی اگرچہ ایسا مادی وجود تو نہیں رکھتیں کہ جنہیں آنکھوں سے دیکھا اور ہاتھوں سے چھو کے محسوس کیا جا سکتا ہو۔ ہاں اس کے اثرات کو ضرور محسوس کیا جا سکتا ہے جس طرح بخار کا وجود آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا لیکن مریض پر اس کے اثرات دکھائی دیتے ہیں۔ بخار بدن کو توڑ پھوڑ کے رکھ دیتا ہے اور سکون وقرار ختم کر دیتا ہے اسی طرح بدی کرنے والا اس کے اثرات کو یوں محسوس کرتا ہے کہ اس کے دل سے چین وقرار لٹ جاتا ہے۔ بدی کا غیر مرئی وجود اس کے دل میں کھٹکتا رہتا ہے۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ "اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِکَ وَ کَرِهْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ."(۱)

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے اس بات کو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے۔"

معلوم ہوا کہ گناہ دل میں کھٹکتا رہتا ہے اور آدمی کو بے چین کر دیتا ہے یہ صرف دنیاوی اثرات ہیں قرآن حکیم کی ایک مثال سے ان اثرات کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔

(۱) (صحیح مسلم کتاب البر والصلہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل کا ایک طالوت نامی بادشاہ کافر قوم عمالقہ سے جہاد کے لئے نکلا اس کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں بنی اسرائیل کا ایک بڑا لشکر تھا۔ سفر کی طوالت نے تھکا دیا۔ پیاس بھی ستانے لگی راستے میں ایک نہر پڑتی تھی۔ طالوت نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

إِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَ مَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ.

ترجمہ:- بے شک اللہ رب العزت تمہیں ایک نہر سے آزمانے والے ہیں سو جس نے اس سے پانی پی لیا وہ میرے ساتھیوں سے نہیں ہوگا اور جس نے نہ پیا وہ یقیناً میرے ساتھیوں میں سے ہے مگر جس نے ایک چلو اپنے ہاتھ سے بھر لیا (اسے معافی ہے)

گویا اس نہر سے چلو سے زیادہ پانی پینا اللہ کی نافرمانی تھا اور خود پر کنٹرول کر لینا فرمانبرداری تھا لیکن وہ خود پر قابو نہ رکھ سکے جب نہر آئی تو ماسوائے چند آدمیوں کے باقی سب نے سیر ہو کر پانی پیا اب اس نافرمانی کے اثرات کیا ہوئے اللہ تعالیٰ نے نیکی کا جذبہ چھین لیا۔ حالانکہ اپنے گھروں کو چھوڑ کے رب کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے آئے تھے۔ ایک لمبی مسافت بھی طے کر چکے تھے لیکن گناہ کے دلوں پر اثرات کیا ہوئے قرآن کہتا ہے:

فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَ جُنُودِهِ.(۱)

ترجمہ:- "پھر جب (اس نہر کو) عبور کیا (طالوت نے) اور ان لوگوں نے جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے (تو نہر سے پانی پینے والے نافرمانوں نے) کہا آج ہم میں (کافر بادشاہ) جالوت اور اس کے لشکروں سے مقابلہ کی قوت نہیں ہے۔"

ان سے گناہوں نے قوت کو چھین لیا تھا جہاد جیسی عظیم نیکی کا جذبہ ایک گناہ کی وجہ سے ان کے دلوں سے مدھم پڑ گیا یہ سب گناہوں کے دنیاوی اثرات ہیں اور آخرت میں گناہ کیا کردار ادا کریں گے۔۔۔۔؟ اس کے لئے اللہ نے ایک اصول مقرر کر دیا ہے

(۱) (البقرۃ ۲۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسی کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ فرمایا:

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَ اٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى. (۱)

ترجمہ:۔ سو جس نے سرکشی کی (حد سے بڑھ گیا) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔"

چونکہ ہر گناہ نافرمانی ہے اور نافرمانی ہی سرکشی ہے اور نافرمانی یا سرکشی آدمی اس وقت کرتا ہے جب وہ دنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے اور آخرت کو بھول جائے تو ایسا نافرمان سرکش آدمی جہنم کا ایندھن بن کے رہ جائے گا یہ گناہوں کی آخرت میں سزا ہے اور یہ اصول تمام لوگوں کیلئے ہے۔ رہا وہ جو نیکی کرتا ہے اور جنت میں جانے کا متمنی ہے اس کے لئے بھی دوٹوک الفاظ میں ایک اصول مقرر کر دیا اور یہ اصول بھی کائنات کے تمام افراد کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى. فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى. (۲)

"اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو خواہش سے روک لیا تو جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔"

لیکن عرش والا رب بڑا رحیم و کریم ہے اس کی غفور الرحیمی دیکھیئے! اگر کوئی سرکشی اور نافرمانی کی وجہ سے راندہ و دھتکارا انسان جہنم کے قریب پہنچ جائے وہ گڑھے میں گرا ہی چاہتا ہو تو بعض دفعہ ایسے نازک موقع پر اچانک اللہ کی رحمت جھوم کے اس کے نامہ اعمال کی سیاہیوں پر برس پڑتی ہے وہ گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو کے جنت کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ اس کی وجہ کچھ ایسے اعمال بنتے ہیں جن میں اللہ عزوجل نے گناہوں کو دھونے کی تاثیر رکھی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے پانی میں پیاس بجھانے کی تاثیر رکھی، آگ میں گرمی اور زمین میں انگوریاں اگانے کی صفت رکھی، اگر اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو ان کی مخصوص تاثیر

(۱) (النازعات)

(۲) (النازعات آیت ۴۰۔۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عاری کر دے تو ہم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اسی طرح اللہ رب العزت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کچھ ایسے اعمال امت مسلمہ کیلئے بیان فرما دیئے جن میں گناہوں کو دھونے کی مخصوص قوت وتاثیر رکھی گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بکھرنے والے یہ خوشبو بھرے پھول ہیں۔

میں نے کتب احادیث سے ان پھولوں کو چن کے ایک مہکتا گلدستہ بنانے میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ تمام روایات صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے ہوں۔ دوسری کتابوں سے جو روایات مضمون سے متعلقہ مجھے ملیں انہیں بھی شیخین کی کتابوں میں تلاش کرنے کی سعی کی اور یہ التزام اس لئے کیا ہے کہ موجودہ دور میں فضائل سے متعلقہ موضوع اور ضعیف روایات بھی بیان کر دی جاتی ہیں۔ جس سے عوام میں یہ تاثر پیدا ہو چلا ہے کہ جس روایت میں کسی عمل کی بے انتہاء فضیلت ہو وہ ضعیف روایت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ وہ حکایات بنی ہیں جو بلا تحقیق اور بلا سند وحوالہ کے بیان کر کے ثواب کو ضرب وتقسیم سے لاکھوں تک پہنچایا اور بیان کیا جاتا ہے۔ حالانکہ صحیح روایات میں فضیلت والے کتنے ہی اعمال موجود ہیں جو ہماری دنیاوی اور اخروی زندگی کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ زیر نظر کتاب ایسے ہی چند اعمال پر مشتمل ہے جن پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں۔ ان احادیث کو جمع کرنے سے میری مراد اپنی اصلاح ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ جیسے نامہ سیاہ اعمال کو بھی ان لوگوں میں شامل فرما دیں جو ایسے نیک اعمال کرنے والے ہیں۔

تفضیل احمد ضیغم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ ﷺ اگلی پچھلی سب خطاؤں سے پاک کر دیئے گئے

گناہوں کو دھونے والے اعمال کون سے ہیں۔۔۔؟

ایسے اعمال کو بیان کرنے سے پہلے ہم چند احادیث کی روشنی میں اس ذات مقدسہ کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں۔ جنہیں اللہ رب العزت نے تمام کائنات سے افضل و اعلیٰ پیدا کیا اور جن کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیئے پھر انہوں نے اپنے گناہ گار امتیوں کیلئے بھی اپنی پیاری مشک بھری زبان سے وہ اعمال چن چن کے بیان فرما دیئے جو اگلے پچھلے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس ضمن میں ہم محض تین روایات بیان کریں گے جو آپ کی حیات مقدسہ کے مختلف مقامات سے لی گئی ہیں۔

(۱) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ "اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا." (۱)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم (تہجد کی نماز میں اتنا لمبا) قیام کرنے لگے کہ آپ کے پاؤں سوج گئے آپ سے پوچھا گیا کہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما

(۱) (صحیح بخاری، کتاب التفسیر باب قولہ لیغفرلک اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے ہیں (پھر آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں) فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(۲) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ جَآءَ ثَلَاثَۃُ رَھْطٍ اِلٰی بُیُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَۃِ النَّبِیِّ (صلی اللہ علیہ وسلم) فَلَمَّا اُخْبِرُوْا کَاَنَّھُمْ تَقَالُّوْھَا فَقَالُوْا وَ اَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَحَدُھُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا وَ قَالَ آخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّھْرَ وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَیْھِمْ فَقَالَ "اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَ کَذَا اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَخْشَاکُمْ لِلّٰہِ وَ اَتْقَاکُمْ لَہٗ لٰکِنِّیْ اَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اُصَلِّیْ وَ اَرْقُدُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ." (۱)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تین آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے گھر آئے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں سوال کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم خیال کیا کہنے لگے۔ کہاں ہم اور کہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے گے ہیں۔ (ہم گناہ گار لوگ ہیں ہمیں عبادت زیادہ کرنی چاہئے) پس ان میں سے ایک کہنے لگا میں تو ساری عمر رات بھر نماز پڑھا کروں گا اور دوسرے نے کہا میں زمانہ بھر روزہ دار رہوں گا اور کبھی (دن کو) افطار نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہ کراؤں گا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا کیا تم لوگ ہو جنہوں نے ایسی باتیں کہیں۔۔۔۔؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں اور (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا

(۱) (صحیح بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہوں اور میں نے عورتوں سے نکاح بھی کر رکھے ہیں پس جس نے میرے طریقے سے منہ پھیر لیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔" روایت میں مذکور ہے کہ تینوں صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ الفاظ کہے تھے:

"قَدْ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔"

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔"

(۳) حدیث شفاعت میں ہے کہ قیامت کی حشر خیز گرمی میں جب کوئی کسی کا پرسانِ حال نہیں ہوگا ہر کسی کو اپنی جان کی فکر ہوگی' تکلیف سے بے قابو ہو کر لوگ آپس میں کہیں گے:

"دیکھو کیسا سخت وقت آ پہنچا ہے کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جو تمہارے رب کے حضور سفارش کر سکے۔ چنانچہ ایک دوسرے سے مشورہ کے بعد وہ کہیں گے کہ تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے' لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ابوالبشر ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا' اپنی روح پھونکی' فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں آپ کو سجدہ کیا' آج اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیں' آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور کس حال کو پہنچ چکے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرا رب اتنے غصے میں ہے نہ اس سے پہلے کبھی اتنے غصے میں آیا اتنا غصہ ہوا نہ اس کے بعد کبھی آئے گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں درخت کے قریب جانے سے منع فرما دیا تھا لیکن میں نافرمانی کر بیٹھا' جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے' تم لوگ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ' نوح کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے' اے نوح! آپ اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شکر گزار بندہ (عبداً شکوراً) کہا ہے۔ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجئے۔ آپ دیکھ رہے ہیں ہماری کیا حالت ہو رہی ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے آج میرا رب اتنے غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنے غصے میں آیا نہ اس کے بعد کبھی اتنے غصے میں آئے گا اور میں نے اپنی قوم کیلئے بددعا کی تھی اس لئے آج تو مجھے بس اپنی جان کی فکر ہے' تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے' اے ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجئے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا رب اس قدر غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کبھی اس قدر غصے میں نہیں آیا اور نہ اس کے بعد آئے گا۔ میں نے تین جھوٹ بولے تھے جس کی وجہ سے مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ میرے علاوہ تم کسی اور کے پاس چلے جاؤ' ہاں موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے' اے موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت۔ سے آپ کو فضیلت عطا فرمائی اور آپ سے ہم کلام ہو کر سارے لوگوں پر فضیلت دی۔ آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کر دیجئے۔ آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہماری حالت کیا ہو رہی ہے۔۔۔؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے آج تو میرا رب اس قدر غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے اتنا غصہ میں آیا اور نہ اس کے بعد اتنا کبھی غصے میں آئے گا۔ دنیا میں' میں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہ تھا تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول اور کلمۃ اللہ ہیں جسے اللہ نے مریم کی طرف القا کیا اور اللہ کی روح ہیں۔ آپ نے بچپن میں گود میں رہ کر لوگوں سے باتیں کیں۔ آج ہمارے لئے اللہ کے ہاں سفارش کر دیجئے' آپ دیکھ ہی رہے ہیں ہماری کیا حالت ہو رہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے کہ آج میرا رب اس قدر غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی ایسا غصہ میں آیا اور نہ اس کے بعد کبھی اس قدر غصے میں آئے گا۔ جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نفسی نفسی کہیں گے اور فرمائیں گے میرے علاوہ کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ حدیث کے الفاظ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَيَاتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَآتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مُحَامِدِهٖ وَ حُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ.(۱)

"پھر سب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نیا آپ کے پچھلے اور اگلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ اپنے رب کے حضور ہمارے لئے سفارش فرما دیجئے۔ آپ دیکھ ہی رہے ہیں ہماری کیا حالت ہو رہی ہے۔ چنانچہ میں چل پڑوں گا اور عرش کے نیچے پہنچ کر اپنے رب تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر پڑوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد و ثنا کے وہ کلمے میرے دل میں ڈال دیں گے کہ جو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتائے۔ پھر ارشاد ہو گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا سر اٹھائیں اور سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا' آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔"

مذکورہ حدیث سے پتہ چلا کہ:

میدان محشر میں امتوں کے لوگ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں مخاطب کر رہے ہوں گے:

"قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ."

"محبوب! اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔"

خود اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔

"اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا. لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ

(۱) (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب ذریة من حملنا مع نوح---)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَا تَأَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا." (۱)

"بے شک (اے نبی) ہم نے تجھے کھلی فتح عطا کر دی تا کہ اللہ آپ کی اگلی اور پچھلی ساری لغزشیں معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرے اور تمہیں سیدھی راہ کی ہدایت کرے۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود تو گناہوں سے دھلے ہی ہوئے تھے گناہ گار امتیوں کا میلا دامن انہیں غم زدہ کر دیتا ہے وہ جو پتھر مارنے والوں کی اصلاح کیلئے راتوں کی تاریکیوں میں آنسو بہایا کرتے تھے وہ امت کے کندھوں پر گناہوں کی گٹھڑیاں دیکھ کر خوش کیوں کر ہو سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں وقتاً فوقتاً ہمیں کئی ایسے اعمال بتا دیئے جن سے اللہ کی ناراضگی بھی دور ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ گناہوں کو بھی دھو دیتے ہیں۔ ایسے اعمال حدیث کے سنہرے لباس میں پھولوں کی طرح بکھرے خوشبو لٹا رہے ہیں۔ آئندہ صفحات پر ہم پھولوں کے یہی گلدستے سجا رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

---

(۱) (سورة الفتح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا

وہ اعمال جن سے آدمی کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ان میں پہلا عمل یہ ہے کہ آدمی کامل توجہ سے وضو کرے تمام اعضاء وضو کو پانی سے اچھی طرح دھوئے اور پھر وضو کے بعد دو رکعت خشوع وخضوع سے تحیۃ الوضوع کے طور پر ادا کرے۔ اس چھوٹے سے عمل کی جزا یہ ہے کہ اللہ رحیم وکریم بندے کے سابقہ گناہوں کو اپنی رحمت کے چھینٹوں سے دھو دیتے ہیں۔

حضرت حمران جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام تھے وہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ رَاى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَافْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوُضُوءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا وَ قَالَ "**مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.**"(۱)

ترجمہ:- انہوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی ڈالا ان کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا۔ اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور ناک کو جھاڑا پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک

(۱) (بخاری کتاب الوضوء باب المضمضة فی الوضوء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا اس کے بعد ہر پاؤں تین تین بار دھویا پھر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوئے' آپ نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا اور فرمایا جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں (تحیۃ الوضوء) کی پڑھے اور ان میں اپنے دل میں مختلف خیالات لے کر نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دیں گے۔"

ایک اور روایت میں الفاظ یوں ہیں:

فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا لَوْ لَا آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صلی اللہ علیہ وسلم) يَقُوْلُ "لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ يُحْسِنُ وُضُوْءَهُ وَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الصَّلَاةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا" قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةَ۔ "اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ"(۱)

ترجمہ:- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب وضو کر چکے تو کہنے لگے میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں اگر قرآن کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم کو حدیث نہ سناتا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے (اور اس کے بعد) نماز پڑھے (کوئی فرض نماز) تو جتنے گناہ اس نماز سے دوسری نماز کے پڑھنے تک ہوں گے وہ بخش دیئے جائیں گے۔عروہ نے کہا آیت یہ ہے: ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات"

مکمل آیت مع ترجمہ کے یوں ہے:

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَ الْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ.

ترجمہ:- "بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں ان چیزوں کو جو ہم نے نازل کیں روشن دلیلوں اور ہدایت سے اس کے بعد کہ ہم نے اپنی کتاب میں انہیں لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر دیا ہے (اور جو لوگ ان دلائل کو چھپاتے ہیں) یہی وہ لوگ ہیں کہ لعنت کرتا ہے ان پر اللہ تعالیٰ

(۱)(صحیح بخاری کتاب الوضوأ باب الوضوء ثلاثا ثلاثا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے''

مذکورہ دونوں روایات میں دو مختلف طریقوں سے گناہوں کی معافی کا ذکر کیا گیا ہے پہلی روایت میں سابقہ تمام گناہوں (ماسوائے کبیرہ کے) کی معافی کا ذکر ہے اور یہ اس وقت ہے جب آدمی اچھی طرح وضو کر کے پھر تحیۃ الوضو کے طور پر دو نفل ادا کرتا ہے اور دوسری روایت میں ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہوں کی معافی کا ذکر ہے اور یہ اس وقت ہے جب آدمی اچھی طرح وضو کرنے کے بعد فرضی نماز ادا کرتا ہے اور دونوں روایات کو ملا کر مطلب یہ نکلتا ہے کہ وضو کرنے کے بعد جب کوئی تحیۃ الوضوء کے دو نفل ادا کرتا ہے اور پھر نمازیوں کے ساتھ مل کر فرضی نماز ادا کرتا ہے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ دوسری نماز آنے تک کے وقفہ میں جتنے اس سے صغیرہ گناہ سرزد ہوں گے وہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

فوائد:-

گناہوں کی معافی کے علاوہ مزید ہمیں ان روایات سے جو مسائل ملتے ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت یہی ہے کہ اعضاءِ وضو کو ترتیب کے ساتھ دھویا جائے اور کس ترتیب سے دھونا ہے حدیث نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔
- ☆ وضو کے بعد دو نوافل ادا کرنا مستحب ہیں اور اجر عظیم کا باعث ہیں۔
- ☆ اعضاءِ وضو کو تین مرتبہ دھونا مستحب ہے اور تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھونا چاہئے۔
- ☆ وضو کو احسن طریقے سے کرنا عبادات کا حصہ ہے۔
- ☆ نماز گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے اور نیک اعمال صغیرہ گناہوں کیلئے کفارہ بن جاتے ہیں۔
- ☆ علم کا کا چھپانا بندے کو اللہ کے ہاں ملعون بنا دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کیلئے وضو کرنا

جس طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں اسی طرح وضو بذات خود خطاؤں کو دھو والی چیز ہے۔ طبی نقطہ نگاہ سے وضو طبیعت میں چستی اور نشاط پیدا کرنے کا موثر ذریعہ ہے۔ جس سے چہرہ اور آنکھوں کو تر و تازگی ملنے کے ساتھ ساتھ اعصابی تھکن بھی دور ہو جاتی ہے اور روحانی و شرعی اعتبار سے وضو کرنا ایسا متبرک فعل ہے کہ اس سے گناہوں کا میل کچیل دھل جاتا ہے اور نیکی کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَ یَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَ کَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ." (۱)

"کیا میں تمہاری راہنمائی نہ کروں ایسے کاموں پر جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اور ان کے ساتھ درجات کو بھی بلند کر دیتے ہیں لوگوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ بتائیے۔۔۔؟ تو آپ نے فرمایا وضو کا پورا کرنا سختی اور تکلیف میں (جیسے سخت سردی یا بیماری میں وضو کرنا) اور مسجد کی طرف قدموں (کی تعداد) کثرت ہونا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے۔"

(۱) (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلم کی ہی ایک لمبی روایت میں ہے جس میں حضرت عمرو بن عبسہ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان ہوا ہے جس کے آخر میں عمرو بن عبسہ نبی ﷺ سے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ "مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَآءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ."

میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے وضو کے بارے میں کچھ بیان فرمائیے تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اللہ کا بندہ وضو کا پانی لے کر کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک کو جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے منہ اور نتھنوں کے سب گناہ جھڑ جاتے ہیں پھر جب وہ منہ دھوتا ہے جیسے اللہ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ رخساروں کے کناروں کے راستے جھڑ جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو گناہ اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کی پوروں کے راستے پانی کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ بالوں کی نوکوں کے راستے پانی کے ساتھ ہی گر جاتے ہیں پھر وہ اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو دونوں پاؤں کے گناہ انگلیوں کی پوروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی تعریف کی اور خوبیاں بیان کیں اور بڑائی بیان کی جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو خاص اللہ کے لئے ہی خالی رکھا (مختلف خیال دل میں نہ لایا) تو وہ بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک اپنے گناہوں سے یوں صاف ہو گیا جیسے اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہے۔"

جب یہ حدیث عمرو بن عبسہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی جو کہ صحابی رسول تھے تو ابوامامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ:

اُنْظُرْ مَاتَقُوْلُ فِیْ مَقَامٍ وَّاحِدٍ یُعْطٰی ھٰذَا الرَّجُلُ---؟

"دیکھو! تم کیا کہتے ہو کہیں ایک جگہ میں آدمی کو اتنا ثواب مل سکتا ہے؟

تو عمرو بن عبسہ فرمانے لگے:

یَا اَبَا اُمَامَۃَ لَقَدْ کَبِرَتْ سِنِّیْ وَ رَقَّ عَظْمِیْ وَ اقْتَرَبَ اَجَلِیْ وَ مَا بِیْ حَاجَۃٌ اَنْ اَکْذِبَ عَلَی اللّٰہِ وَلَا عَلٰی رَسُوْلِہٖ (صلی اللہ علیہ وسلم) لَوْ لَمْ اَسْمَعْہُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اِلَّا مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِہٖ اَبَدًا وَّ لٰکِنِّیْ سَمِعْتُہٗ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ۔ (۱)

ترجمہ :- "اے ابوامامہ! میں بوڑھا ہو گیا ہوں میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور میری موت قریب پہنچ گئی پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر جھوٹ بولوں اگر میں نے یہ رسول (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایک دو تین بار بلکہ سات بار بھی سنا ہوتا تو کبھی بیان نہ کرتا لیکن میں نے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے۔"

☆☆☆☆☆☆

(۱) (صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب اسلام عمرو بن عبسہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الفاتحہ کے بعد آمین کہنا

اعمال نامہ سے سابقہ گناہوں کی سیاہی دھونے کے لئے تیسرا عمل یہ ہے کہ دوران نماز جب امام سورۃ الفاتحہ کو ختم کرتے ہوئے آمین کہے تو پیچھے نماز پڑھنے والے بھی آمین کہیں اس لئے کہ فرشتے بھی اس موقع پر آمین کہتے ہیں تو جس بندے کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِیَّ (صلی الله علیه وسلم) قَالَ "**إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِیْنُهُ تَأْمِیْنَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ**" وَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ آمِیْنَ۔(۱)

ترجمہ:- ''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے' ابن شہاب نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔''

مسلم کی روایت میں الفاظ یوں ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رضی اللہ عنه) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی الله

---

(۱) (بخاری کتاب الاذان باب جهر الامام بالتامین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم) "اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ آمِیْنَ وَقَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ فِی السَّمَاءِ آمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدَاھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ." (۱)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے آمین کہے تو فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں پس اگر (بندوں میں سے) کسی ایک کی آمین (فرشتوں کی آمین) سے مل جائے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فضیلت صرف اسی انسان کو ملے گی جو مسجد میں جا کے باجماعت نماز ادا کرے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (صحیح مسلم کتاب الصلاۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمع اللہ لمن حمدہ کا جواب دینے والا

گزرے ہوئے پریشان دنوں کے پاپ دھونے کے لئے چوتھا عمل یہ ہے کہ آدمی باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے جب امام رکوع سے اپنا سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اسکے جواب میں ربنا لک الحمد کہے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) قَالَ "اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہُ قَوْلَ الْمَلَائِکَۃِ غُفِرَ لَہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہِ." (۱)

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم "اللھم ربنا لک الحمد" کہو اس لئے کہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے سے مل جائے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

اس فضیلت کا حق دار بھی وہی انسان بنتا ہے جو مسجد میں باجماعت نماز ادا کرے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کو بندوں کا مسجد میں آنا بڑا محبوب ہے تبھی تو نماز باجماعت سے سابقہ گناہوں کی بخشش کے کتنے ہی وعدے دیئے جا رہے ہیں۔

اس حدیث سے اس بات کا بھی پتہ چلا کہ فرشتے نماز کے وقت موجود ہوتے ہیں اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ تسبیحات وتحمیدات میں شریک ہوتے ہیں۔

ایک یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بندے کو تھوڑی دیر کیلئے رکنا اور مسنون دعاؤں کو پڑھنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل اللھم ربنا لک الحمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامل توجہ سے جمعہ ادا کرنے والا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ہفتے کے گناہوں کی معافی کا ایک طریقہ بتلایا ہے مگر یہ معافی بھی اسے ملے گی جو مسجد میں چل کے آئے گا۔ دنیا کے کام دھندوں کو چھوڑ کے جو آدمی پانچ نمازیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہفتہ کے سات دنوں میں سے آدھ یا پون گھنٹہ نکال کے محبت وخلوص اور کامل توجہ سے مسجد میں جمعہ پڑھنے کیلئے آئے گا۔

حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صلى الله عليه و سلم) "لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَ يَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى." (۱)

ترجمہ:- "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک صفائی کرسکتا ہو صفائی کرے اور اپنے تیل میں سے تیل لگائے یا اپنے گھر والوں کی خوشبو سے لگا لے پھر (نماز کیلئے) نکلے تو (مسجد میں آئے) اور پہلے سے بیٹھے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے پھر جتنی نماز اس کے مقدر میں ہے پڑھے (یعنی سنت نوافل) اور جب امام خطبہ پڑھتا ہے اس وقت خاموش

(۱) (صحیح بخاری کتاب الجمعة باب الدهن للجمعة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

اس حدیث میں جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ درج ذیل آداب کا بھی پتہ چلا:

☆ آدمی کو فضیلت کے حصول کے لئے جمعہ کے دن غسل کرنا چاہئے۔

☆ خطبہ جمعہ کو نہایت خاموشی اور توجہ سے سنے نہ صفوں کے تنکوں سے کھیلے اور نہ اپنے ساتھی سے بات چیت کرے اور نہ ہی خطیب کی باتوں پر تبصرہ کرنے کے لئے ساتھی سے گفتگو کرے۔

☆ جمعہ کے دن تیل، خوشبو اور مسواک کا انتظام کرتے ہوئے اپنے جسم کی بھی اچھی طرح سے صفائی کرے اور صاف ستھرے کپڑے زیب تن کرے۔

☆ مسجد میں آئے تو پہلے سے موجود لوگوں کے نہ تو درمیان میں گھسے اور نہ ہی ان کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھے۔

مذکورہ آداب کا خیال رکھتے ہوئے صرف ایک گھنٹہ رب کے گھر میں حاضری سے ہفتہ بھر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ رو منزل ہی نہیں

کتنا کوتاہ ہے انسان کہ گناہوں کی گٹھڑی پھینکنے کیلئے اور اپنے جسم سے گناہوں کی گرد کو صاف کروانے کے لئے اس کے پاس ہفتہ کے دوران آدھا گھنٹہ وقت بھی نہیں۔

سابقہ روایت میں تو ایک ہفتہ کے گناہوں کی معافی کا ذکر تھا جب کہ معاملہ ہفتے سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَ مَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا.(۱)

(۱) (صحیح مسلم کتاب الجمعه باب فضل من استمع و انصت فی الخطبة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ ''جس کسی نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر نماز جمعہ کیلئے آیا توجہ اور خاموشی سے خطبہ سنا تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو گئے مزید تین دن کے اور گناہ معاف ہو گئے اور جو کنکریوں سے کھیلا اس نے ثواب کو ضائع کر لیا۔''

معلوم ہوا کہ جمعہ ادا کرنا صغیرہ گناہوں کیلئے کفارہ بن جاتا ہے یعنی جمعہ پڑھنے کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ گناہوں کی معافی بھی جاتی ہے لیکن اگر آدمی جمعہ ادا نہ کرے تو نہ صرف یہ کہ گناہوں میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ بندہ ہمیشہ کیلئے غفلت کا شکار بھی ہو جاتا ہے اس ضمن میں ہم دو روایات درج کر رہے ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ کے بارے میں بلا عذر شرعی کوتاہی کرنے والے کے بارے میں فرمایا:

''لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ.'' (۱)

ترجمہ:۔ میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ کسی ساتھی کو حکم دوں اور وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر جو مرد نمازِ جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں انہیں ان کے گھروں سمیت جلا کر رکھ دوں۔''

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا:

''لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.'' (۲)

ترجمہ:۔ ''لوگ نماز جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ ہمیشہ کیلئے غفلت کا شکار ہو جائیں گے۔''

گویا تین جمعوں کے بعد دل مہر زدہ ہو جاتا ہے اس پر غفلت کے پردے پڑ جاتے ہیں نیکی بدی کی تمیز ختم ہو جاتی ہے پھر اس کا نفس بھوک مٹانے کیلئے اسے مزید

(۱) (صحیح مسلم، کتاب الجمعہ باب فضل من استمع و انصت فی الخطبۃ)
(۲) (صحیح مسلم، کتاب الجمعہ باب التغلیظ فی ترک الجمعۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کی جانب مائل کرے گا یوں گناہوں کا بوجھ بڑھتا چلا جائے گا اور گناہ دلوں کا سکون وقرار چھین لیتے ہیں بے برکتی کو جنم دیتے ہیں اور نیکی کی قوت کو توڑ پھوڑ دیتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جمعہ ادا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور جمعہ چھوڑنے پر گناہ بھی بڑھتے ہیں اور سزا بھی ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز گناہوں کو مٹانے والی ہے

گناہوں کو مٹانے والا ایک اور عمل نماز کی ادائیگی ہے۔ نماز بندے کو گناہوں کے میل کچیل سے صاف کر کے اللہ کے قریب کر دیتی ہے بلکہ نماز کی ادائیگی بندے کو گناہوں سے بھی روک دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ."

"بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔" اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ کس طرح سے بنتی ہے اس ضمن میں دو روایات درج کی جا رہی ہیں:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِي (صلی اللہ علیہ وسلم) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ اِمْرَاَةً فِي اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَ اِنِّي اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذا فَاقْضِ فِيَّ مَاشِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ لَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ (صلی اللہ علیہ وسلم) فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ (صلی اللہ علیہ وسلم) رَجُلًا دَعَاهُ وَ تَلَاعَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَآفَّةً."(۱)

ترجمہ:- "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ

(۱) (صحیح مسلم کتاب التوبہ باب ان الحسنات یذھبن السیئات)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے اور میں نے سوائے جماع کے اس سے سب باتیں کیں میرے بارے میں آپ جو چاہیں حکم دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپ دیا تھا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر تھا تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چل دیا آپ نے اس کے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا اور اسے بلایا اور یہ آیت پڑھی "اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ.

ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حکم خاص اس کے لئے ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ سب لوگوں کیلئے ہے۔

اس جیسا ایک اور واقعہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں مروی ہے:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) فِیْ الْمَسْجِدِ وَ نَحْنُ قُعُوْدٌ مَّعَهُ اِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) ثُمَّ اَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً وَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِیُّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَبُو اُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) حِيْنَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) اَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ فَقَالَ اَبُو اُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) "اَرَاَيْتَ حِيْنَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوْءَ" قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا" قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم "فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ." (۱)

(۱) (صحیح مسلم کتاب التوبه باب ان الحسنات یذهبن السیئات)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:- ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے حد کا کام ہو گیا مجھ کو حد لگائیے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے اس نے پھر کہا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھ پر حد لگائیے' آپ چپ ہو رہے اس نے تیسری بار بھی یہی کہا اتنے میں نماز کھڑی ہو گئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلا اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہیں اس آدمی کو۔ پھر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھ کو حد لگائیے۔ ابو امامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو گھر سے نکلا تھا کیا تو نے اچھی طرح سے وضوء نہیں کیا۔۔۔؟ اس نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! (میں نے اچھی طرح وضو کیا ہے) آپ نے فرمایا پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی وہ بولا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو اللہ نے بخش دیا تیری حد کو یا تیرے گناہ کو۔''

ان روایات میں اشارہ ہے گناہ گار امتیوں کیلئے جو گناہوں بھری زندگی سے توبہ تو کرنا چاہتے ہیں لیکن سابقہ زندگی کے گزرے ہوئے پاپ بھرے دن اور راتوں کی تاریکیوں میں کئے ہوئے سیاہ اعمال انہیں پریشان کر دیتے ہیں اور وہ سوچنے لگتے ہیں بارگاہ الٰہی میں معافی بھی ہے یا نہیں۔ ہمارے اعمال نامے جو گناہوں کی سیاہیوں میں لتھڑے ہوئے ہیں پتہ نہیں رب اپنی رحمت کے چھینٹوں سے انہیں دھوتا بھی ہے یا نہیں' انہیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے ہاں وہ رب کی بے پایاں رحمت سے ناواقف ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث انہیں بلا رہی ہیں کہ تم آئندہ زندگی کیلئے نماز با جماعت کو لازم پکڑتے ہوئے ایام رفتہ کے گناہوں سے پکی سچی توبہ کر لو اللہ تمہیں معاف ہی نہیں کریں گے بلکہ معافی کے ساتھ ساتھ تمہیں اپنے مقربین میں بھی شامل کر لیں گے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز نام ہے اللہ کے سامنے انتہائی عاجزی وانکساری کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ جھکنے اور زاری کرنے کا نماز میں بندہ اللہ کی تسبیح و تحمید کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ سے معافی بھی مانگتا ہے اور جب نماز پڑھ کے سلام پھیرتا ہے اور ذکر و اذکار کرنے کیلئے کچھ دیر بیٹھ جاتا ہے تو اذکار مسنونہ میں سے اکثر کلمات استغفار پر مشتمل ہیں جنہیں وہ دہراتا ہے پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جتنی دیر تک بندہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے اللہ کے فرشتے اس کے حق میں معافی کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلٰی أَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہُ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ." (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس شخص کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی نماز کی جگہ میں جہاں اس نے (مسجد میں) نماز پڑھی بیٹھا رہے جب تک وہ بے وضو نہ ہو فرشتے یوں کہتے رہتے ہیں' اے اللہ! اس کو بخش دے' اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب الحدث فی المسجد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر سے وضو کر کے آنا

نماز اللہ کو اتنی پسند ہے کہ اس کے ہر ہر عمل کے ساتھ اللہ رب العزت گناہوں کو دھوتے چلے جاتے ہیں حتی کہ نماز کیلئے اٹھنے والے قدم بھی گناہوں کو جھاڑ کے رکھ دیتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) "صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَ فِي سُوْقِهِ خَمْسَةً وَّ عِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَ ذٰلِكَ اَنَّهُ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ." (۱)

ترجمہ:- "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت سے آدمی کا نماز پڑھنا گھر میں یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد جانے کیلئے نکلتا ہے اور صرف نماز ہی کی نیت سے نکلتا ہے تو جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے پھر وہ (مسجد جا کے) نماز پڑھتا ہے اور جب تک اپنی نماز کی جگہ میں رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں' اے اللہ! اس پر اپنی رحمت اتار اور اس پر رحم کر اور تم میں کوئی جب تک

(۱) (صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الجماعة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کا انتظار کرتا ہے تو گویا وہ نماز میں ہی ہے۔"

اس حدیث میں کئی چیزوں کا بیان ہے مثال کے طور پر:

☆ مسجد کی جانب اٹھنے والے ہر قدم پر اللہ رب العزت ایک گناہ معاف کرتے ہیں اور ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں یہ صرف مسجد ہی کو اعزاز حاصل ہے دنیا جہان کی اور کسی بھی مجلس کی جانب وہ چل کے جائے اللہ تعالیٰ یوں مہربان نہیں ہوں گے یہ مسجد ہی کی فضیلت ہے کہ جب بندہ اس جانب گھر سے وضو کر کے چلتا ہے تو اللہ کی نظر رحمت میں ہوتا ہے اور رحمت کے چھینٹے اس پر برس رہے ہوتے ہیں ہاں گھر سے وضو کر کے نماز کی نیت سے مسجد میں جانا اللہ کے لطف وکرم اور فیوض وبرکات کے حصول کا ذریعہ ہے۔

☆ اس حدیث سے مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا پتہ چلتا ہے کہ گھر میں اکیلے نماز پڑھنے سے مسجد میں نماز پڑھنا پچیس گنا زیادہ ثواب کا حامل ہے۔ صحیح بخاری کی ایک اور روایت میں ہے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) قَالَ

"صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً."(۱)

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

یہ پچیس اور ستائیس کا فرق اس لئے ہے کہ جتنے خلوص اور خشوع وخضوع سے نماز ادا کرے گا درجات اتنے ہی زیادہ بڑھیں گے۔ ایک آدمی گھر سے وضو کر کے جاتا ہے احسن طریقے سے وضو کرتا ہے اور تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دل کو مختلف خیالات کے آنے جانے سے بھی محفوظ رکھتا ہے یقیناً اس کے نماز پڑھنے اور ایک عام معمول کے مطابق بے دھیانی سے نماز پڑھنے والے میں خاصا فرق ہے۔ اسی اعتبار سے درجات میں بھی فرق ڈال دیا گیا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

---

(۱) (صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الجماعة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا بھی گویا نماز میں ہی ہے جیسے نماز میں بندے کو اجر وثواب ملتا ہے اسی طرح اسے حالت انتظار میں بھی ثواب مل رہا ہے اور جیسے نماز میں بندے کا وجود اللہ کی خیر وعنایات کا مرکز بنا ہوتا ہے وہی کیفیت نماز کے انتظار میں بھی ہے۔

☆ چوتھی بات اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی نماز پڑھنے کے بعد بندہ اپنی جگہ پر بیٹھ کر جتنی دیر تک ذکر واذکار میں مشغول رہتا ہے اللہ کے نورانی فرشتے اس کے لئے رحمت و بخشش کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو مرتبہ سبحان اللہ کہنا

یہ انتہائی آسان عمل ہے اور یہ دل کی سیاہی دھو کے اس میں اطمینان وقرار کی دولت بھرنے کے ساتھ ساتھ نامہ اعمال کو بھی گناہ کی آلائشوں سے دھو دیتا ہے خواہ دفتر خطاؤں سے بھرے ہوں اس عمل سے وہ ریت کے ذرات کی طرح اڑ جاتے ہیں۔

اور عمل کیا ہے۔۔۔۔؟

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ "مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ." (۱)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہے اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں''

سبحان اللہ وبحمدہ ایک چھوٹا سا کلمہ ہے لیکن فضیلت ورفعت میں اس قدر برتر کیوں ۔۔۔؟ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ کلمہ معنویت کے اعتبار سے کثیر مفہوم کو حاوی ہے۔ غور کیجئے! اللہ تعالیٰ کی آدھی صفات کا خلاصہ سبحان اللہ میں آجاتا ہے۔ اس لئے کہ سبحان اللہ کا مطلب ہے وہ ذات ہر عیب اور کمی سے پاک ہے' اولاد اور بیوی بچوں سے پاک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' نہ وہ کھانے کا محتاج ہے نہ پینے کا' نہ وہ بیمار ہوتا' نہ اسے نیند آتی نہ اونگھ' اس پر

(۱) (صحیح بخاری کتاب الدعوات' باب فضل التھلیل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کبھی نہیں آئے گی۔ نہ وہ ظالم ہے نہ بخیل نہ اسے کسی کا خوف ہے نہ لالچ' وہ سب پر حاوی ہے کوئی اس پر حاوی نہیں غرضیکہ وہ ہستی ہر عیب' کمی' نقص اور برائی سے پاک ہے۔

اور وبحمدہ کا مطلب ہے کہ ہر وہ خوبی جو کمال والی ہے' ہر وہ خوبی جسے خوبی کہا جا سکتا ہے' وہ اللہ میں موجود ہے تو سبحان اللہ وبحمدہ کا مطلب بنا کہ اللہ ہر قسم کی خوبی کا مالک اور ہر قسم کے عیب سے پاک ہے۔ اسی لئے یہ کلمہ رب کو بڑا محبوب ہے۔

گناہوں کو مٹانے کے ساتھ ساتھ یہ کلمہ اعمال نامہ کو نیکیوں سے بھی یوں مزین کر دیتا ہے کہ بروز محشر جب اعمال کا وزن کیا جائے گا تو یہ نیکیوں کے پلڑے کو وزنی کر دے گا اس ضمن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور فرمان ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلی الله علیه و سلم) "كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ' خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ' سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ." (۱)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو رحمان کو بہت پیارے ہیں' زبان پر بہت ہلکے اور ترازو میں بہت بھاری ہیں اور وہ یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ"

آدمی کو چاہئے کہ چلتے پھرتے ان کلمات کا ورد کرتا رہے' سفر کے دوران بس یا ٹرین میں بیٹھا ہو تو کھڑکیوں سے باہر بھاگنے والے درختوں اور جنگلات کو دیکھنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہوتا ایسے میں اگر اس کلمہ کو زبان پر جاری رکھے تو برائی سے بچنے کے ساتھ ساتھ کیا یہ کلمات اعمال نامہ کو نیکیوں سے وزنی نہیں کر دیں گے۔۔۔؟ اور حشر کی ہنگامہ خیز گرمی میں جب ڈھونڈنے سے نیکی تو کیا اس کا ذرہ بھی نہیں ملے گا۔ وہاں۔۔۔۔ دنیا میں گزرے ہوئے وہ ایام جو ذکر الٰہی سے معمور ہے کیا اس کے لئے خوشی کا سامان نہیں ہو جائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

---

(۱) (بخاری کتاب الدعوات' باب فضل التسبیح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو برائیاں مٹا دینے والا کلمہ

یہ ایسا عمل ہے کہ اس کی وجہ سے اعمال نامہ میں سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے یہ کلمہ گناہ گاروں کیلئے اکسیر ہے خصوصاً ہم جیسے گناہ گاروں کیلئے جو ہر دن سینکڑوں گناہ کرتے ہیں اگر وہ یہ عمل کر لیا کریں تو سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں بیان کرتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) قَالَ : "مَنْ قَالَ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَ كُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ مُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَ كَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ لَمْ يَاتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ." (۱)

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک دن میں سو بار کہے تو یہ اس کے لئے دس گردنوں کے آزاد کرنے کے برابر ہوگا اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گے اور اس سے سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور یہ کلمہ اس کے لئے اس دن شام تک شیطان سے

(صحیح بخاری' کتاب الدعوات' باب فضل التهليل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچانے کا ذریعہ رہے گا اور جو عمل لے کر یہ شخص آئے گا اس سے بہتر لے کر کوئی شخص نہیں آئے گا سوائے اس آدمی کے جس نے اس سے زیادہ عمل کیا ہو۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ کلمہ سو مرتبہ کہنے سے درج ذیل چار انعامات کا آدمی حقدار قرار پاتا ہے۔

(۱) دس غلام آزاد کرنے کا ثواب۔

(۲) سو نیکیوں کا لکھا جانا۔

(۳) سو برائیوں کا مٹ جانا۔

(۴) صبح سے شام تک شیطانی حملوں سے حفاظت۔

اب ان چاروں انعامات کی ہم تھوڑی سے تفصیل دیکھ لیتے ہیں۔

☆ دس غلام آزاد کرنا کتنا افضل عمل ہے اس کا پتہ ہمیں تب ہی چل سکے گا جب ہمیں ایک غلام آزاد کرنے کی فضیلت کا علم ہو جائے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ." (۱)

ترجمہ:- "جو شخص ایک مسلم گردن (لونڈی یا غلام) آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا ایک عضو آگ سے آزاد کرے گا حتی کہ اس کی شرم گاہ کو بھی اس کی شرم گاہ کے بدلے آزاد کردے گا۔"

یہ ایک غلام آزاد کرنے کی فضیلت ہے کہ آدمی کا سارا جسم جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا جاتا ہے گویا ایک غلام کا آزاد کرنا جہنم سے آزادی کا پروانہ حاصل کرنے کے مترادف ہے۔

اور یہ غلام آزاد کرنا اتنا افضل عمل ہے کہ اگر کوئی آدمی قسم توڑ بیٹھے تو اس کا کفارہ

---

(۱) (صحیح بخاری، کتاب کفارات الایمان باب قول اللہ تعالیٰ او تحریر رقبۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی صرف ایک غلام کو آزاد کرنا قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۚ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.(۱)

ترجمہ:۔ ''نہیں باز پرس کرے گا تم سے اللہ تعالیٰ تمہاری فضول قسموں پر لیکن باز پرس کرے گا تم سے ان قسموں پر جن کو تم پختہ کر چکے ہو تو اس (کے توڑنے) کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو درمیانی قسم کا کھانا کھلانا ہوگا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے پہنانا ہوں گے یا ایک غلام آزاد کرنا ہے اور جو (ان میں سے کوئی چیز) نہ پائے تو وہ تین دن روزے رکھے یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم قسم اٹھاؤ اور حفاظت کیا کرو اپنی قسموں کی اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ تم شکر کرو۔''

قسم کا توڑ دینا بہت سنگین جرم ہے لیکن اگر آدمی ایک غلام آزاد کردے تو اس جرم کا کفارہ ہو جاتا ہے اور پھر دیکھئے اس آیت میں قسم کا کفارہ بننے والی جن چیزوں کا ذکر کیا ہے وہ ہیں: (۱) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا (۲) غلام کو آزاد کرنا (۳) تین روزے رکھنا۔

مذکورہ تین چیزیں کفارہ ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ تینوں آپس میں برابر ہیں یعنی ایک غلام کا آزاد کرنا تین روزوں کے برابر ہے اسی طرح دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا کپڑے پہنانے کے برابر ہے۔ اب آپ حساب لگا لیجئے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر کیا ہوگا یقیناً وہ مہینہ بھر روزے رکھنے یا سو مسکینوں کو کھانا کھلانے کے برابر ہے۔

اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ قرآن حکیم کی ایک اور آیت میں ایک غلام کے آزاد

(۱) (سورۃ المائدہ آیت ۸۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کو دو مہینے پے در پے روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

سورۂ مجادلہ میں ظہار (اپنی بیوی کو ماں یا بہن کہہ لینے) کا کفارہ ان الفاظ میں بیان ہوا ہے:

وَالَّذِیْنَ یُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ○ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَلِلْكَافِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ (۱)

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو ظہار کرتے ہیں اپنی عورتوں سے پھر وہ اس بات سے جو وہ کہہ چکے ہیں رجوع کرنا چاہیں پس (میاں بیوی) ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے (مرد) ایک غلام آزاد کرے یہ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے پھر جس کو غلام میسر نہ آئے تو وہ ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے دو مہینوں کے لگاتار روزے رکھے جسے اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اسے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا یہ (حکم اس لئے دیا گیا ہے) تا کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

یہاں ظہار کا کفارہ درج ذیل تین صورتوں میں بیان ہوا ہے:

(۱) ایک غلام کو آزاد کرنا۔

(۲) مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا۔

(۳) ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

گویا ایک غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا دو ماہ کے روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا

---

(۱) (سورة المجادله آیت ۳، ٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلانے کے برابر ہے اس طرح دس غلاموں کو آزاد کرنا بیس ماہ کے روزے رکھنے کے برابر بنتا ہے جو تقریباً پونے دو سال کا عرصہ بنتا ہے یا پھر چھ سو مساکین کو کھلانے کے مساوی ہے۔اتنی طاقت کون رکھتا ہے۔۔۔؟ہاں صرف یہ کلمہ سو مرتبہ کہنے سے اتنا اجر مل جاتا ہے۔

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ."

مزید یہ کہ سو نیکیاں بھی لکھ دی جائیں' سو برائیاں بھی مٹادی جائیں اور صبح سے لے کر شام تک شیطان کے جال سے بھی محفوظ رہے۔غور فرمائیے برائی اور بدی کا وجود شیطان کے وجود کے ساتھ قائم ہے جو بندہ شام تک شیطان کے جالوں سے محفوظ رہا یقیناً وہ برائی اور شیطانیت سے بہت حد تک محفوظ رہے گا۔جادو اور نظر بد کا تعلق بھی شیطانیت کے ساتھ ہے لہٰذا سو دفعہ مذکورہ کلمہ پڑھنے والا بندہ شام تک جادو اور نظر بد سے بھی بچا رہے گا۔

10 مرتبہ یہ کلمہ کہنے کی فضیلت:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ. (۱)

ترجمہ:- جو شخص دس مرتبہ یہ کلمہ کہے "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر" وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار شخص آزاد کیے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (صحیح مسلم' کتاب الذکر و الدعا باب فضل التهليل و التسبيح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کے بعد تسبیحات کہنا

اعمال نامہ سے ایام رفتہ کے بکھرے ہوئے پاپ دھونے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت آسان عمل بتادیا ہے لیکن یہ عمل صرف وہی انسان کرسکتا ہے جو نماز پنجگانہ کا پابند ہے اس لئے کہ یہ عمل نمازوں کے ساتھ ہی خاص ہے۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى الله عليه وسلم) " مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَ اِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ." (۱)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہے تو یہ ننانوے ہو جائیں گے پھر سو کی تعداد پوری کرنے کے لئے ساتھ یہ کلمہ کہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" اس کی ساری خطائیں معاف کردی جائیں گے اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کو نماز پڑھنے کے بعد ذکر اذکار کئے بغیر فوراً مسجد سے نہیں

(۱) (صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلتا چاہیے بندہ وضو کر کے مسجد میں آیا نماز پڑھی اور نماز پڑھنے کے بعد اس کا چند لمحات کے لئے مسجد میں بیٹھنا درحقیقت انعامات الٰہی کو اپنی جھولی میں سمیٹنا ہے۔ بلاشبہ وہ بندہ خسارے میں ہے جو انعامات وصول کئے بغیر اللہ کے گھر سے پلٹ آئے دیکھیں اس سے بڑھ کر انعام اور کیا ہوسکتا ہے کہ نماز کے بعد وہ جتنی دیر اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے بخشش و رحمت کی دعائیں کرتے رہیں اور اگر وہ باقاعدگی سے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے بعد ایک مرتبہ "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر" پڑھ لے تو قضا وقدر سے اس کیلئے تمام گناہوں کی معافی لکھ دی جائے۔ بلکہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اسے اللہ کی راہ میں صدقہ خیرات کئے بغیر صدقہ کرنے والوں سے بڑھ کر اجر و ثواب مل جائے تو اسے ہر نماز کے بعد مذکورہ عمل محبت و خلوص سے کر لینا چاہیے اللہ رب العزت اسے اجر و ثواب میں مال والوں سے بڑھا دیں گے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جَآ الْفُقَرَآءُ اِلَی النَّبِيِّ (صلی اللہ علیہ وسلم) فَقَالُوْا ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّی وَ یَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَلَھُمْ فَضْلٌ مِّنْ اَمْوَالٍ یَحُجُّوْنَ بِھَا وَ یَعْتَمِرُوْنَ وَ یُجَاھِدُوْنَ وَ یَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ " اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِھَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ اَدْرَکْتُمْ مَنْ سَبَقَکُمْ وَلَمْ یُدْرِکْکُمْ اَحَدٌ بَعْدَکُمْ وَ کُنْتُمْ خَیْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَیْنَ ظَھْرَا نَیْھِمْ اِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَہٗ تُسَبِّحُوْنَ وَ تَحْمَدُوْنَ وَ تُکَبِّرُوْنَ خَلْفَ کُلِّ صَلَاۃٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ فَاخْتَلَفْنَا بَیْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَ نَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَ نُکَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ" فَرَجَعْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ حَتّٰی یَکُوْنَ مِنْھُنَّ کُلِّھِنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ۔ (۱)

(۱) (صحیح بخاری کتاب الاذان باب الذکر بعد الصلوۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :۔محتاج اور نادار لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے مالدار' دولت مند لوگوں نے بلند درجات کما لئے اور ہمیشہ کا چین لوٹ لیا وہ ہماری ہی طرح نماز پڑھتے ہیں ہماری ہی طرح روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس مال وزر اس کے علاوہ ہے جس کے ساتھ وہ حج اور عمرہ کرتے ہیں جہاد اور صدقہ کرتے ہیں (اور ہم محتاجی کی وجہ سے ان کاموں کو نہیں کر سکتے) آپ نے فرمایا تم کو ایسی بات نہ بتا دوں کہ اگر تم اس کو کرو گے تو آگے بڑھنے والوں کو پکڑ لو گے اور جو تمہارے پیچھے ہیں ان میں سے کوئی تمہیں نہیں پا سکے گا اور تم اپنے زمانہ والوں میں سے سب سے اچھے ہو جاؤ گے تمہاری برابری صرف وہی کر سکے گا جو تمہارے جیسے عمل کرے گا تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار "سُبحان الله' الحمد الله اور الله اکبر" کہہ لیا کرو (راوی کہتا ہے) پھر ہم لوگوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا بعض لوگ کہنے لگے سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار کہنا چاہئے آخر میں ابو صالح کے پاس گیا انہوں نے کہا سبحان اللہ' الحمد للہ اور اللہ اکبر سب تینتیس تینتیس بار کہو۔

اسی سے ملتا جلتا مضمون صحیح مسلم میں ان الفاظ میں مذکور ہے:

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ (صلی الله علیه وسلم) قَالُوْا لِلنَّبِیِّ (صلی الله علیه وسلم) یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ذَھَبَ أَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَ یَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِھِمْ قَالَ "اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَ کُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَ کُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً وَ کُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَ نَھْیٌ عَنْ مُنْکَرٍ صَدَقَۃٌ وَ فِیْ بُضْعِ أَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ" قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَیَاتِیْ أَحَدُنَا شَھْوَتَہٗ وَ یَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ قَالَ "أَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَھَا فِیْ حَرَامٍ أَکَانَ عَلَیْہِ فِیْھَا وِزْرٌ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ أَجْرًا." (۱)

(۱) (صحیح مسلم' کتاب الزکاۃ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:۔ ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! مال و دولت والے اجر و ثواب میں بڑھ گئے اس لئے کہ وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں اور اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں (لیکن اس کے ساتھ) وہ اپنے زائد مالوں سے صدقہ دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے بھی تو اللہ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے اور تحمید صدقہ ہے اور ہر لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا صدقہ ہے بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی آدمی اپنی شہوت پوری کرتا ہے (اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے) کیا اس میں بھی اجر ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں دیکھو تو اگر اسے حرام میں صرف کرلے تو کیا اس پر وبال نہیں ہوگا۔۔؟ اسی طرح جب حلال میں صرف کرتا ہے تو ثواب ہوتا ہے۔''

اور مذکورہ تعداد میں تسبیحات وتکبیرات پڑھنے کا ایک اور فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی اگر رات کو سونے سے پہلے اس عمل کو دہرائے تو اس کی دن بھر کی تھکاوٹ کافور ہو جائے گی اور وہ نئے سرے سے ہشاش وبشاش ہو جائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا شَكَتْ مَا تَلْقٰى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى فَاَتَتِ النَّبِيَّ (صلی اللہ علیہ وسلم) تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَآءَ اَخْبَرَتْهُ قَالَ فَجَآءَ نَا وَ قَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ اَقُوْمُ فَقَالَ "مَكَانَكَ" فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ " اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ اِذَا اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا اَوْ اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ سَبِّحَا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهٰذَا خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ" وَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ التَّسْبِيْحُ اَرْبَعٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ۔ (۱)

(۱) (صحیح بخاری کتاب الدعوت باب التکبیر والتسبیح عند المنام)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ شکوہ کیا کہ چکی پیسنے سے ان کے ہاتھ پر نشان پڑ گیا ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لونڈی مانگنے کے لئے آئیں اتفاق سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنے آنے کا مقصد بیان کر دیا (اور چلی آئیں) جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے (حضرت فاطمہ کے آنے کا) ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر سونے کے لئے جا چکے تھے میں نے آپ کو دیکھ کر اٹھنا چاہا لیکن آپ نے فرمایا اٹھو نہیں اپنی جگہ رہو آپ تشریف لا کر ہم دونوں کے بیچ میں بیٹھ گئے میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی آپ نے فرمایا میں تم دونوں کو ایسی ترکیب نہ بتاؤں جو تمہارے لئے ایک خدمت گار سے بڑھ کر ہو جب تم دونوں اپنی خوابگاہ میں اپنے بچھونوں پر جانے لگو تو ۳۴ بار اللہ اکبر کہو ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ یہ عمل تمہارے لئے ایک خدمتگار سے بڑھ کر ہوگا۔

اور اسی سند سے شعبہ نے خالد سے انہوں نے ابن سیرین سے یہ حدیث روایت کی ہے جس میں سبحان اللہ ۳۴ بار مذکور ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا

نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھ کر ذکر واذکار کرنے سے بھی اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے اس قدر خوش ہوتے ہیں کہ اپنے مقربین فرشتوں سے ان کی مجالس کا حال دریافت فرماتے ہیں اور پھر فرشتوں کو گواہ بنا کر ان لوگوں کے گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سلسلہ میں ایک لمبی روایت نقل کی ہے جو درج کی جارہی ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) "اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَةً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ إِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ مَایَقُوْلُ عِبَادِیْ؟ قَالُوْا یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَکَ وَ یُکَبِّرُوْنَکَ وَ یَحْمَدُوْنَکَ وَ یُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِیْ؟ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَارَاَوْکَ قَالَ فَیَقُوْلُ وَ کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ کَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَةً وَ اَشَدَّ لَکَ تَمْجِیْدًا وَ اَکْثَرَ لَکَ تَسْبِیْحًا قَالَ یَقُوْلُ فَمَا یَسْاَلُوْنِیْ؟ قَالَ یَسْاَلُوْنَکَ الْجَنَّةَ قَالَ یَقُوْلُ وَ هَلْ رَاَوْهَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ یَقُوْلُ: فَکَیْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْهَا حِرْصًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّ اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَ اَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ وَ هَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَارَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّ اَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

ترجمہ:- ''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں اہل ذکر کو تلاش کرتے ہوئے گھومتے پھرتے رہتے ہیں جب انہیں ایسے لوگ مل جائیں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوں تو ایک دوسرے کو آوازیں دینے لگتے ہیں کہ ادھر آؤ تمہارا مطلب حاصل ہو گیا (یعنی اللہ کی یاد کرنے والے مل گئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو وہ انہیں اپنے پروں کے ساتھ آسمانِ دنیا تک گھیر لیتے ہیں تو رب تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ وہ ان سے زیادہ ہر ایک بات کو جانتے ہیں میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں تیری پاکیزگی تیری بڑائی' تیری تعریف اور تیری بزرگی بیان کر رہے ہیں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ کہتے ہیں قسم ہے تیری ذات پاک کی انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا اس وقت اللہ فرماتا ہے اگر وہ مجھ کو دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ فرشتے کہتے ہیں پھر تو اس سے بھی زیادہ تیری عبادت کرتے تیری بڑائی بیان کرتے تیری تسبیح کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ جنت کا سوال کرتے ہیں اللہ فرماتے ہیں کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں قسم ہے تیری ذات اقدس کی' انہوں نے جنت نہیں دیکھی' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر کہیں وہ جنت دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ وہ کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے زیادہ اس کی حرص کریں اس سے بڑھ کر اس کی طلب کریں اور اس سے زیادہ اس میں رغبت کریں فرمایا تو وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں آگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے فرمایا کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے وہ کہتے ہیں نہیں تیری ذات اقدس کی قسم انہوں نے اسے نہیں دیکھا فرمایا اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے اور زیادہ بھاگیں اور اس سے اور زیادہ ڈریں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ایک فرشتہ کہتا ہے' اے رب تعالیٰ! ان یاد کرنے والے بندوں میں ایک شخص کسی کام کیلئے وہاں آ کر بیٹھ گیا تھا وہ ان لوگوں میں شریک نہیں تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ایسے بندے ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہوگا۔"

اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں مثال کے طور پر:

☆ نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھنے سے گناہ دھل جاتے ہیں خواہ آدمی مکمل اہتمام سے خاص اس مجلس میں شرکت کے لئے نہ بھی گیا ہو بلکہ راہ چلتے ان کی مجلس وعظ میں ویسے ہی چند گھڑی بیٹھ گیا تو دوسروں کے گناہوں کی معافی کے ساتھ اس کے گناہوں پر بھی معافی کا قلم پھیر دیا جاتا ہے:

☆ اللہ تعالیٰ اہل ذکر کی مجلس سے اس قدر خوش ہوتے ہیں کہ بطور عزت افزائی کے ان کا ذکر اپنے فرشتوں میں کرتے ہیں ایک اور روایت میں اس کی وضاحت یوں ملتی ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) "مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ غَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهُ." (۱)

ترجمہ:- "حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم کسی ایسی مجلس میں نہیں بیٹھتی جس میں وہ اللہ کا ذکر کرتے ہوں مگر انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) میں کرتے ہیں جو ان کے پاس ہوتے ہیں۔"

(۱) (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا' باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ اللہ جن لوگوں کو معاف کرتے ہیں ان لوگوں کی معافی پر فرشتوں کو بھی گواہ بنا لیتے ہیں اور دنیا کا دستور ہے کہ گواہ اس وقت بنایا جاتا ہے جب کسی کام معاہدے یا وعدے کو پختہ کرنا مقصود ہو اگر اللہ رب العزت گواہ بنائے بغیر ہی معافی کا اعلان فرما دیں تب بھی ان کی معافی میں کوئی شک نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر وعدہ پورا کرنے والے ہیں اسی لئے فرمایا "اِنَّ اللّٰـهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَاد" (بے شک اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے) اس کے باوجود اس حدیث مبارک میں اللہ کے وعدہ پر فرشتوں کو گواہ بنانے کا ذکر ہے یہ درحقیقت بندوں کو یقین دلانے کے لئے ہے جیسے اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں بعض باتوں کے بیان کرنے سے پہلے لوگوں کو یقین دلانے کے لئے قسمیں اٹھائی ہیں تا کہ انہیں شک نہ رہے یہاں بھی لوگوں کے شک کو دور کرنے کے لئے فرشتوں کو گواہ بنایا ہے تا کہ ان کی معافی اور بخشش میں لوگوں کو کسی قسم کا تردد نہ رہے۔

☆ یہاں ذکر سے صرف وہی ذکر مراد ہے جو مسنون ہے اور شریعت کے مطابق ہے اور مجالس ذکر سے مقصود بھی صرف وہی مجالس ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتی تھیں خواہ وہ علمی مجالس ہوں یا درس و وعظ کی مجالس۔

ذکر الٰہی جہاں گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے وہاں اس کے اور بھی بے شمار روحانی اور مادی فوائد ہیں جن میں سرفہرست یہ ہے کہ ذکر الٰہی سے بندے کے دل کو چین و قرار ملتا ہے بے چینی اور اضطراب انگیزی ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ رب العزت چونکہ دلوں کو پیدا کرنے والے بلکہ انسانی جسم کے ہر عضو کو پیدا کرنے والے ہیں تو ان کی بات انسانی جسم اور اس کے احوال میں سب سے معتبر مانی جائے گی۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰـهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب . "بلاشبہ اللہ کے ذکر میں دلوں کا اطمینان ہے"

جس طرح اللہ تعالیٰ نے پانی میں پیاس بجھانے کی قوت اور آگ میں سردی کو ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی قوت رکھی ہے اس طرح ذکر میں بھی وہ مخصوص روحانی قوتیں رکھی ہیں جو دل کی کثافتوں کو دھونے کے ساتھ ساتھ وہاں سے بے چینی و بے قراری ختم کر کے سکون و اطمینان کی دولت بھر دیتی ہیں۔

ذکر کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ گناہوں کو دھونے کے ساتھ ساتھ بندے کو رب کے قریب کر دیتا ہے بخاری میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ایک مفصل روایت ان الفاظ میں ہے:

قَالَ النَّبِيُّ (صلی اللہ علیہ وسلم) "يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ وَ اَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِىْ فَاِنْ ذَكَرَنِىْ فِىْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِىْ نَفْسِىْ وَ اِنْ ذَكَرَنِىْ فِىْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِىْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَىَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَ اِنْ اَتَانِىْ يَمْشِىْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً."(۱)

ترجمہ:- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے ساتھ اپنے متعلق گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرے سو اگر وہ مجھے اپنے آپ میں یاد کرے تو میں اسے اپنے آپ میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہو تو میں دو ہاتھ پھیلانے کے برابر اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آئے تو میں اس کے پاس دوڑ کے آتا ہوں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ویحذرکم اللہ نفسہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ کے بعد فوراً اللہ کی طرف رجوع کرنا

بندہ خطاؤں کا پتلا ہے شیطان سائے کی طرح اس کے ساتھ چمٹا رہتا ہے کسی وقت بھی اس سے گناہ سرزد ہوسکتا ہے اگر گناہ کے بعد فوراً پشیمان ہو کے معافی کی طلب میں اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹا دے تو اللہ گناہ کو معاف فرما دیتے ہیں اور اگر پھر گناہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پھر معاف فرما دیتے ہیں اس طرح اگر بار بار بے اختیاری کے عالم میں اس سے گناہ سرزد ہوتا جاتا ہے تو جتنی بار بھی وہ اللہ سے معافی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ معاف فرماتے جاتے ہیں بشرطیکہ بندہ اللہ سے ڈرنے والا ہو اور ہٹ دھرم نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِیَّ (صلی اللہ علیہ و سلم) قَالَ "اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا وَ رُبَّمَا قَالَ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ وَ رُبَّمَا قَالَ اَصَبْتُ فَاغْفِرْلِیْ فَقَالَ رَبُّهُ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَصَابَ ذَنْبًا اَوْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ اَوْ اَصَبْتُ اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثُمَّ مَکَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَ رُبَّمَا قَالَ اَصَابَ ذَنْبًا قَالَ قَالَ رَبِّ اَصَبْتُ اَوْ اَذْنَبْتُ اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ یَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ ثَلٰثًا فَلْیَعْمَلْ مَاشَآءَ . (۱)

---

(۱) (بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ایک بندے نے گناہ کیا (یا یوں کہا ایک گناہ کیا) اب اللہ تعالیٰ سے عرض کرنے لگا اے رب تعالیٰ! گناہ ہو گیا اللہ نے (اس کی یہ دعا سن کر) ارشاد فرمایا میرا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا بھی ہے اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا پھر تھوڑی دیر تک جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھہرا رہا اس کے بعد گناہ کر لیا (یا یوں کہا) ایک گناہ کیا اب اللہ تعالیٰ سے عرض کرنے لگا۔ اے رب! مجھ سے اور گناہ ہو گیا تو بخش دے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سن کر فرمایا میرا بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے اچھا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر تھوڑی دیر جب تک اللہ کو منظور تھا وہ بندہ ٹھہرا رہا اس کے بعد گناہ کر لیا (یا یوں کہا اس سے ایک اور گناہ ہو گیا) اب پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کرنے لگا اے رب تعالیٰ! مجھ سے گناہ ہو گیا اس کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا یہ بندہ جانتا ہے اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا اور گناہ پر سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو تین بار بخش دیا اب وہ جیسے چاہے اعمال کرے میں تو اس کی مغفرت کر چکا ہوں۔"

گناہ تو بندے سے ہو ہی جاتا ہے کون ہے جو دعویٰ کرے کہ مجھ سے آج تک گناہ سرزد نہیں ہوا۔ اللہ فرماتے ہیں:

وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا. (النساء : ۲۸)

ترجمہ:- "اور انسان کو ضعیف پیدا کیا گیا ہے۔"

انسانی اعصاب بڑے کمزور ہیں تمام زندگی میں کوئی بھی گناہ نہ کرنا انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ بلا تفریق ہر کسی کیلئے اس کی موت کا وقت آنے سے پہلے تک کھلا چھوڑ رکھا ہے کسی وقت بھی وہ پلٹ آئے تو رب کی رحمت مسکرا اٹھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ انسان سے کوئی خطا ہی سرزد نہ ہو بلکہ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ خطا ہونے پر بندہ پلٹ آئے توبہ واستغفار کرے ایک روایت میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) "لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَ شَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِىْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِىْ وَ اَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ." (۱)

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے اس شخص سے بھی بڑھ کر جو اپنی سواری پر سوار ایک صاف' بے آب ودانہ جنگل میں سے گزرا پھر وہ سواری بھاگ نکلی اور اس سواری پر اس کا کھانا اور پینا رکھا ہوا تھا آخروہ (کافی تلاش کے بعد) اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے سائے میں آ کے لیٹ گیا اور وہ سواری کے ملنے سے بالکل ناامید ہو گیا تھا اسی حال میں اچانک یہ ہوا کہ اس کی سواری اس کے سامنے کھڑی تھی اس نے اس کی نکیل کو تھاما اور خوشی سے بے خود ہو کے کہہ بیٹھا اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں اس نے فرط مسرت میں بھول کے ایسی غلطی کر لی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے اور (تمہاری جگہ) ایسی قوم لے آئے جو گناہ کریں پھر استغفار کریں اور اللہ تعالیٰ انہیں بخشے۔"

اس کی وجہ یہ ہے کہ رب اپنی شان رحیمی سے بندوں کو معاف کر کے خوش ہوتا ہے بندوں سے گناہ کا ہو جانا ہی درحقیقت رب کی شان کریمی کے مظہر کا ذریعہ ہے جب بھی کوئی بندہ گناہ کر کے رب کی طرف پلٹتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفت بخشش وعنایت کا ظہور ہوتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ بندہ رب سے ڈرنے والا ہو جو بھی اس سے ڈرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(۱) (صحيح مسلم كتاب التوبة باب فى الحض على التوبة والفرح بها)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) قَالَ قَالَ "رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْہُ وَاذْرُوْا نِصْفَہٗ فِی الْبَرِّ وَ نِصْفَہٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ لَیُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِیْنَ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ وَ اَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَہٗ." (۱)

ترجمہ:۔ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص تھا جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی مرتے وقت اس نے یہ وصیت کی کہ اسے مرنے کے بعد جلا دینا اور اس کی راکھ آدھی خشکی اور آدھی دریا میں بہا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر کہیں اللہ نے مجھے پکڑ لیا تو ایسا عذاب دے گا کہ ویسا عذاب سارے جہان میں کسی کو نہیں دے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم کیا اس نے اس کے بدن کے سارے اجزاء جو اس میں بہا دیئے گئے تھے اکٹھے کیے پھر خشکی کو حکم دیا اس نے سب اجزاء کو جو اس میں پھیل گئے تھے اکٹھے کیے پھر اللہ نے اسے (سامنے کھڑا کیا) اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کہنے لگا تیرے ڈر سے اور تو خوب جانتا ہے اللہ نے اس کو بخش دیا۔“

یہی واقعہ بخاری کی ایک دوسری روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: دیکھو! میں تمہارا باپ کیسا تھا انہوں نے کہا بہت اچھا۔ باپ کہنے لگا میں نے کوئی نیکی اللہ کی درگاہ میں نہیں بھیجی اگر کہیں اللہ نے مجھے پکڑ لیا تو سخت عذاب دے گا۔ تم ایسا کرنا جب میں مر جاؤں تو میری لاش جلا دینا جب جل کر کوئلہ ہو جائے تب خوب پیسنا اور جس دن زور کی آندھی ہو اس دن یہ راکھ آندھی میں اڑا دینا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم اس نے اپنی اولاد سے یہی عہد لیا آخر انہوں نے اس کے

(۱) (بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبدلوا کلام اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرنے کے بعد ایسا ہی کیا جلا کر راکھ کر ڈالا پھر آندھی کے دن یہ راکھ اس میں اڑا دی اللہ تعالیٰ نے کُن کا لفظ فرمایا تو وہ شخص فوراً سامنے کھڑا تھا۔ اللہ نے پوچھا:

اَیْ عَبْدِیْ مَا حَمَلَکَ عَلٰی اَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ قَالَ مُخَافَتُکَ اَوْ فَرَقٌ مِنْکَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَّحِمَهُ عِنْدَهَا. (۱)

ترجمہ:۔ ''اے میرے بندے یہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا اے پروردگار تیرے ڈر یا تیرے خوف سے اللہ تعالیٰ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ اس پر رحم کیا۔''

اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں بطور اصول کے یہ ذکر فرمادیا ہے کہ جو بندہ بھی اس کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے جنت ہے اور جس نے بھی دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہوئے سرکشی کو اختیار کیا اس کے لئے دوزخ ہے۔ ذیل کی آیات اس سلسلہ میں کس قدر واضح ہیں:

فَاَمَّا مَنْ طَغٰیO وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا O فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی O وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰیO فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی O (۲)

ترجمہ:۔ ''سو جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہے اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو خواہش سے روک لیا تو جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔''

اللہ رب العزت کو ڈرنے والا دل ہی پسند ہے ڈرنے والے کیلئے ہی معافی ہے اور ڈرنے والے کیلئے ہی انعامات ہیں۔ بلکہ پورے قرآن حکیم میں کسی شخص کیلئے دو جنتوں کا وعدہ نہیں ماسوائے اس شخص کے جو اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ. (۳)

''اور جو آدمی اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کیلئے دو باغات ہیں۔''

(۱) [illegible] (۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے تکلیف کو دور کرنا

جو بندہ اپنے بھائیوں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتا ہے انہیں خوشی ملے تو خود بھی خوش ہوتا ہے اور اگر انہیں غم پہنچے تو خود بھی غمزدہ ہو جاتا ہے اور جس چیز نے اس کے مسلمان بھائیوں کو تکلیف پہنچائی ہے اسے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ رب العزت اس کی اس کوشش کی قدردانی کرتے ہوئے اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں حتی کہ اگر کسی آدمی نے راستے سے کانٹے دار شاخ کو بھی ہٹا دیا تو اللہ نے اس کے گناہ بخش دیئے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) قَالَ "بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ عَلَی الطَّرِیْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ." (۱)

ترجمہ:- "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راستے میں جا رہا تھا اس نے راہ میں کانٹوں والی ایک شاخ دیکھی تو اسے راستے سے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کی قدردانی کی اور اسے بخش دیا۔"

مسلم میں ہی ایک دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم قَالَ "لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ." (۲)

---

(۱) (صحیح مسلم، کتاب البر والصله، باب ازالة الاذی عن الطریق)

(۲) (صحیح مسلم کتاب البر والصله باب مذکوره)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:- ''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے جنت میں ایک شخص کو گھومتے پھرتے دیکھا (اس کا عمل اتنا تھا کہ اس نے ایک درخت کو راہ سے کاٹ دیا تھا۔ جو (راستے میں ہونے کی وجہ سے آنے جانے والے) لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔''

''امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ مسلمان کو کسی بھی طرح کا فائدہ دینے میں یہی ثواب ہے۔''

یعنی احادیث مذکورہ میں تو لوگوں سے تکلیف دور کرنے کے اعتبار سے مثالیں ہیں اصل چیز لوگوں سے تکلیف کو دور کرنا ہے خواہ وہ کسی بھی قسم کی ہو اور اپنے بھائی سے تکلیف کو دور کرنے سے نہ صرف گناہوں کی معافی مل جاتی ہے بلکہ قیامت کے دن اللہ رب العزت اس سے حساب کی سختیاں بھی دور فرمادیں گے۔ اس چیز کی وضاحت ذیل کی حدیث سے ہوتی ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) "مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤمِنٍ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَ مَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیْهِ وَ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ. (۱)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن سے دنیا کی تنگیوں میں سے کوئی تنگی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے آخرت کی تنگیوں میں سے کوئی تنگی دور فرمادیں گے اور جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی فرمائیں گے اور جو شخص کسی مسلمان کی

(۱) (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن ولی الذکر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اور جو کوئی آدمی ایسے راستے پر چلا کہ وہ اس میں علم کی تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی پر آسانی کرنے سے اللہ رب العزت آخرت میں بدلہ دینے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی اس کے لئے آسانی پیدا کر دیتے ہیں۔

آخرت میں آسانی کی مثال (گناہ معاف کر دیئے گئے)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ "مَاتَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فَاَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوْسِرِ وَاُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَغُفِرَلَهُ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِ (صَلّى الله عليه وسلم)." (۱)

ترجمہ :- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ایک آدمی مر گیا اس سے پوچھا گیا تو کیا کرتا تھا (تیرے پاس کوئی نیکی ہے ۔۔۔؟) وہ کہنے لگا میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا (اور ان پر آسانی یہ کرتا) مالدار کو مہلت دیتا اور تنگدست کو معاف کر دیتا تھا (اللہ نے اس پر یہ آسانی کی کہ) اسے معاف کر دیا گیا۔ ابو مسعود نے کہا کہ میں نے بھی یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (صحیح بخاری کتاب الاستقراض واداء الدیون' باب حسن التقاضی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرنا

جس طرح کسی تنگ دست کی تکلیف دور کرنے اور اس پر آسانی کرنے سے اللہ رب العزت گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اسی طرح جسے تکلیف پہنچی ہے وہ اگر تکلیف پر صبر کر لے جزع فزع نہ کرے اور نہ ہی شریعت کا دامن چھوڑے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے عوض اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بخار بھی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔اس سلسلہ میں ہم صحیح بخاری کی چند روایات پیش کر رہے ہیں:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی الله عنه قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِیْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله عليه وسلم "أَجَلْ إِنِّی أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ" قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "أَجَلْ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.(۱)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ بخار میں مبتلا تھے۔ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کو چھوا اور عرض کی یا رسول اللہ! آپ تو شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں مجھے اس قدر بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے کہا پھر آپ

(۱) (صحیح مسلم' کتاب البر و الصلہ باب ثواب المومنین فیما یصیبہ...)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے دو اجر ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو تکلیف پہنچی (بیماری یا کوئی اور تکلیف) مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہ گرا دیتا ہے۔ جیسے درخت اپنے (سوکھے) پتے گرا دیتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ بخار بندے کے گناہوں کو اس طرح سے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے سوکھے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ آدمی جزع فزع نہ کرے۔ اللہ کا شکوہ نہ کرے اور نہ ہی شدت مرض کی وجہ سے شریعت کا دامن ہاتھ سے چھوڑے۔ مثلاً بخار میں بھی نمازوں کا پابند رہے خواہ لیٹ کے یا اشاروں سے ہی سہی۔ اللہ تعالیٰ بخار کی وجہ سے اسے گناہوں سے پاک کر دیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے گناہوں کو یوں دھو دیا جاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دھو دیتی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ السَّائِبِ اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ مَالَكِ "يَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِيْنَ" قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ "لَا تَسُبِّى الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ." (۱)

"حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے ہاں آئے (تو وہ بخار سے لرز رہی تھیں) آپ نے پوچھا اے ام السائب یا ام المسیب تجھے کیا ہوا تو لرز رہی ہے۔ وہ بولی بخار ہے اللہ اس کو برکت نہ دے۔ آپ نے فرمایا بخار کو مت برا کہہ اس لئے کہ وہ آدم کے بیٹے کی خطاؤں کو یوں دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔"

صرف بخار ہی نہیں کوئی بھی تکلیف پہنچے اللہ تعالیٰ اسے گناہوں کا کفارہ بنا دیتے ہیں خواہ اسے کانٹا ہی چبھ جائے اس کے عوض بھی گناہوں کی ایک مقدار ختم ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں صحابی اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ

(۱) (صحیح مسلم کتاب البر و الصلہ باب مذکورہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم سے روایت کرتے ہیں:

"قَالَ مَا یُصِیبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَّلَا ھَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتّٰی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ." (۱)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کوئی دکھ پہنچے یا تکلیف آئے' رنج آئے' غم آئے یا کوئی صدمہ اور ایذا پہنچے یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو ہر چیز کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کرتے جاتے ہیں۔"

ایک روایت میں ہے کہ کانٹا چبھنے پر اللہ تعالیٰ گناہ بھی دور کرتے ہیں اور درجات بھی بڑھادیتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "مَا یُصِیبُ الْمُؤْمِنُ مِنْ شَوْکَۃٍ فَمَا فَوْقَھَا اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً اَوْ حُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً."(۲)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کا ایک درجہ بڑھادیتے ہیں اور اس سے ایک گناہ بھی مٹادیتے ہیں۔"

اس کی وجہ یہ ہے کہ مصیبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ بندے کا فعل نہیں' یہ دراصل بندے کو اللہ کی جانب سے گناہ پر بدلہ ملتا ہے اس سے گناہ دور ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر مصیبت اسکے گناہ سے بھی بہت بڑھ کے ہو تو گناہ تو خشک پتوں کی طرح جھڑنے ہی ہیں اس کے درجات بھی بہت بلند ہو جاتے ہیں اور یہ فضیلت و ثواب اس لئے بھی ہے کہ مصیبت ایک طرح سے بندے کا امتحان ہے اور امتحان میں کامیابی پر انعام ہوتا ہے اور ناکامی پر سزا بھی اور رسوائی بھی۔ اللہ کی طرف سے کسی مصیبت یا بیماری جیسے امتحان میں کامیابی یہ ہے کہ بندہ صبر و ثبات کے ساتھ مصیبت کو جھیل لے نہ اللہ کا شکوہ کرے اور نہ مصیبت پر بے صبری سے واویلا کرے۔ اگر اس نے بہادروں کی طرح خاموشی اور صبر سے

(۱) (صحیح بخاری کتاب المرتضیٰ باب ماجاء فی کفارۃ المرض)

(۲) (صحیح مسلم' کتاب البر والصلہ باب ثواب المومن فیما یصیبہ۔۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دن کاٹ لئے تو مصیبت تو ختم ہونے کیلئے ہوتی ہے۔ جیسے ہی امتحان ختم ہوا اسے کامیابی پر انعام یہ ملے گا کہ گناہ بھی ڈھل جائیں گے اور درجات بھی بلند ہوں گے لیکن اگر وہ ان حالات میں صابر وشاکر نہ رہا تو رونے دھونے سے مصیبت تو کبھی ختم نہیں ہوئی اسے مصیبت بھی جھیلنا پڑے گی اور گناہ کیا ڈھلنے ہیں گناہوں کا بوجھ مزید بڑھ جائے گا۔ رب کے ہاں بے صبرا اور ناشکرا لکھا جائے گا' انعام سزا میں بدل جائے گا۔ اس لئے کہ اس نے اپنے محبوب حقیقی کی جانب سے پہنچے والی مصیبت پر محبوب کے اصول وقواعد یعنی شریعت کو بھلا دیا جبکہ محبّ تو محبوب کی طرف سے پہنچنے والے زخموں میں لذت محسوس کیا کرتا ہے' شکوہ وشکایت نہیں کرتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ بیماریوں پر انعامات پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے:

بینائی جاتی رہے تو:

جس آدمی کی بینائی جاتی رہے اور وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے عظیم اجر سے نوازتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ "اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُہُ مِنْھُمَا الْجَنَّۃَ یُرِیْدُ عَیْنَیْہِ" (۱)

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں کے ذریعے (یعنی آنکھوں سے محروم کرکے) آزماؤں پس وہ اس پر صبر کرے تو میں اس کے بدلے اسے جنت دوں گا۔"

آنکھوں کا نہ ہونا دنیا میں بہت بڑی محرومی ہے۔ اس کیلئے دنیا اندھیر ہے وہ پہاڑوں سمندروں، دریاؤں، جھیلوں، آبشاروں اور قدرتی مناظر کو دیکھنے سے محروم رہتا ہے۔ حتیٰ کہ موسموں کی آمد پر چھانے والی رونقوں اور بیوی بچوں کے چہروں کو بھی نہیں دیکھ پاتا اور اللہ تعالیٰ جزاء بھی بقدر مشقت عطا فرماتے ہیں۔ بینائی سے محرومی پر صبر بہت بڑا عمل ہے جس کی جزاء جنت ہے۔ بشرطیکہ نابینا ایمان کی دولت سے مالا مال ہو۔

---

(۱) (صحیح بخاری کتاب المرضی، باب فضل من ذھب بصرہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرگی پر صبر کی جزاء:

اس بارے میں بھی نبی ﷺ کی پیاری زبان سے مشک بھرا فرمان پڑھ لیں:

عَنْ عَطَآء ابنِ اَبي رِبَاحٍ قَالَ قَالَ لِيْ اِبْنُ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما: اَلَا أُرِيكَ إِمْرَاَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرأَةُ السَّوْدَآءُ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ قَالَ "اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ" فَقَالَتْ اَصْبِرُ ' فَقَالَتْ: إِنِّيْ أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔(۱)

"حضرت عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا' کیوں نہیں (ضرور دکھلایئے) انہوں نے فرمایا: کہ یہ کالی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میں ننگی ہو جاتی ہوں۔آپ میرے لئے دعا فرمائیں (کہ اس بیماری سے نجات مل جائے) آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اس بیماری پر صبر کر اس کے بدلے تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تجھے اس بیماری سے عافیت دے۔اس نے کہا میں صبر ہی اختیار کرتی ہوں۔تاہم (دورے کے وقت) میں ننگی ہو جاتی ہوں۔آپ اللہ سے یہ دعا فرما دیں کہ میں برہنہ نہ ہوا کروں۔چنانچہ آپ نے اس کیلئے یہ دعا فرمائی۔

جو طاعون کی بیماری سے فوت ہو جائے:

عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَهَا "أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيْبَهُ اِلَّا مَا

(۱) (صحيح بخاري' كتاب المرضىٰ باب فضل من يصرع من الريح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيْدِ. (۱)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں بتایا کہ یہ عذاب تھا جس پر اللہ چاہتا اسے نازل فرماتا لیکن مومنوں کیلئے اللہ نے اسے رحمت بنادیا پس جو بندہ طاعون (کی بیماری) میں مبتلا ہو جائے وہ اپنے (طاعون زدہ) شہر میں ہی صبر کرتا ہوا ٹھہرا رہے اسے یقین ہو کہ اسے وہی کچھ پہنچے گا جو اللہ نے اس کیلئے لکھ دیا ہے تو ایسے شخص کیلئے شہید کی مثل اجر ہے۔"

جس عورت کو بچوں کی وفات کیساتھ آزمایا جائے:

جس عورت کا بچہ فوت ہو جائے وہ اس کیلئے کمر توڑ دینے والا غم ہوتا ہے اگر وہ دل کا ٹکڑا چھن جانے پر اللہ کا شکوہ کرنے کی بجائے صبر کرے تو اللہ فوت ہونے والے بچے کو اس کیلئے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ بنا دیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ النِّسَآءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ فَقَالَ "اَيُّمَا امْرَءَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كُنَّ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ" فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّاثْنَانِ قَالَ "وَاثْنَانِ." (۲)

"عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایک دن ہمیں وعظ سنانے کا مقرر فرما دیجیے۔ (آپ نے مقرر فرما دیا) پس انہیں وعظ کیا تو فرمایا جس عورت کے تین بچے مر جائیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ سے اس کیلئے آڑ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے عرض کیا اگر دو مر جائیں تو آپ نے فرمایا دو کیلئے بھی یہی اجر ہے۔"

یہ چند بیماریاں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور مثال کے ذکر کی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ مومن آدمی کسی بھی بیماری یا تکلیف میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے عوض اس

(۱) (صحیح بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون)
(۲) (بخاری، کتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گناہ معاف کرتے ہوئے اسے اجروثواب سے نوازتے ہیں۔اس کی دلیل وہ دعا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مریض کی عیادت کرنے والے کیلئے سکھائی جس میں تیمار داری کرنے والا مریض کو گناہوں کی معافی کا مژدہ سناتا ہے اور یہ دعا ہر بیمار کیلئے ہے خواہ بیماری کوئی سی بھی ہو۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ یَعُوْدُہٗ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ مَنْ یَعُوْدُہٗ قَالَ "لَا بَاسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ" (۱)

"نبی ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور آپ جس کی بھی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے لا بأس طهور ان شاء الله کوئی فکر نہیں اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔"

معلوم ہوا کہ ہر بیماری گناہوں کو دھونے والی ہے اس لئے بیماری میں رنجیدہ دل ہو کے رونے دھونے' نماز اور عبادت کو چھوڑنے کی بجائے صابر و شاکر بن خاموشی سے جراٗت مندوں کی طرح غم جھیل لینے میں کتنا ہی بڑا انعام پوشیدہ ہے کہ بیماری اسے گناہوں سے صاف کرتی ہوئی گزر جائے۔دھوبی جب میلے کپڑے کو دھوتا ہے تو اسے گرم کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر شدتِ گرمی کی آنچ دیتا ہے۔پھر دھوبی پٹڑے سے اس کی دھنائی کرتا ہے' بار بار اسے پتھر پہ پٹختا ہے تاکہ وہ میل کچیل سے صاف ہو جائے اور کپڑا ہے کہ خاموشی سے یہ چیزیں برداشت کر رہا ہے۔اس لئے کہ وہ خود سے داغ دھبوں اور میل کو اس امتحان کے بغیر صاف نہیں کر سکتا اور اگر وہ میل کچیل سے لتھڑا رہا تو کوئی اسے محبت سے زیب تن نہیں کرے گا اور محبوب کے بدن پہ وہ پوشاک بن کے سج نہیں سکے گا۔غور کیجئے! اسی طرح گناہ بھی بندے کے جسم پر میل اور گندگی کے بدنما دھبے ہیں ان کے ہوتے ہوئے کوئی اپنے محبوب رب کے ہاں تقرب کس طرح سے حاصل کر سکتا ہے........؟ لیکن وہ محبوب بڑا رحیم و کریم ہے وہ اس بندے کو کپڑے کی طرح مصائب کی بھٹی میں ڈال کر

(۱) (صحیح بخاری' کتاب المرضی' باب عیادۃ الاعراب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کے غبار سے دھو دیتا ہے تا کہ اسے آخرت کے غضبناک عذاب سے محفوظ رکھا جا سکے اور انعامات سے نوازا جا سکے۔ مگر جو بیماری میں پھسل گیا صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ بیٹھا اس کی مثال اسی کپڑے جیسی ہے جسے جب پتھر پہ پٹخا گیا تو وہ برداشت نہ کر سکا اور پھٹ گیا پھر وہ پہلے سے بھی زیادہ عیب زدہ ہو کر نظروں سے گرا دیا گیا اور جس نے صبر کیا وہ ایوب علیہ السلام پر صبر کی وجہ سے انعامات کی بارش دیکھ لے۔

اور ذرا دیکھئے! بیمار تو گناہوں سے پاک وصاف ہو ہی جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے انعامات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ جو بیمار کی عیادت کرنے کیلئے جائے اسے بھی نواز دیا جاتا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے:

عَنْ ثُوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِ (صلی اللہ علیہ وسلم) قال : "إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حتّٰى يَرْجِعَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا." (۱)

ترجمہ:۔ ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ خرفۃ الجنہ (جنت کے تازہ پھل چننے) میں مصروف رہتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ خرفۃ الجنہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کے تازہ پھل چننا۔

لیکن اگر کوئی عیادت کرنے کی بجائے یہ کہتے ہوئے بیمار کو تکلیف دے کہ یہ اپنے گناہوں میں گرفتار ہے اسے اس کے گناہوں کی سزا مل رہی ہے تیمارداری کی بجائے اپنے بھائی کا دل دکھائے تو اس سے ایک تو وہ اپنے بھائی کو جو چارپائی پر ایڑیاں رگڑ رہا ہے مزید غم زدہ کرنے اور تکلیف دینے کا مرتکب ہوا اور دوسرا اللہ کی ناراضگی کا بھی وہ شکار ہوگا۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ يَوْمَ

(۱) (صحیح مسلم کتاب البر والصلہ' باب فضل العیادۃ المریض)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ : يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ ' قَالَ يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ! كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ! قَالَ : يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَ أَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ' أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ.(۱)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا' اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت (مزاج پرسی) نہیں کی' انسان کہے گا اے میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا جب کہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا لیکن تو نے اس کی مزاج پرسی نہ کی کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی مزاج پرسی کرتا تو مجھے اس کے پاس پالیتا (یعنی میری رضا تجھے حاصل ہو جاتی) اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے مجھے کھلایا نہیں وہ کہے گا اے میرے رب میں تجھے کس طرح کھانا کھلاتا جب کہ تُو تو تمام جہانوں کا پالن ہار ہے اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا پس تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو سے کھانا کھلاتا تو یقیناً (اس کے اجر و ثواب کو) میرے پاس پاتا' اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو تو نے مجھے پانی نہیں پلایا وہ کہے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے پانی پلاتا تُو تو تمام جہانوں کا رب ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھ سے تیرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا' کیا

(۱) (صحیح مسلم' کتاب البر و الصله باب فضل عیادة المریض)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نے نہیں جانا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو یقیناً (اس کے اجر و ثواب) کو میرے پاس پاتا۔"

اس روایت سے پتہ چلا کہ بیمار کی عیادت کرنے پر اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور بیماری کے وقت اپنے بھائی کا ساتھ چھوڑ جانے اور اس سے منہ موڑ لینے میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ ایسے بندے پر اللہ رب العزت قیامت والے دن ناراض ہوں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے جرم کی سزا دے دی گئی

اگر کسی بندے نے دنیا میں کوئی جرم کرلیا پھر اس پر پشیمان ہو کے اسلامی عدالت کی رُو سے جو اس جرم کی سزا بنتی تھی اس کو بھگت لیا تو وہ سزا اس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی۔ چند احادیث اس ضمن میں درج کی جارہی ہیں:

١۔ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ (وَ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) قَالَ وَ حَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: "بَايِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَ اَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصَوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰی مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَی اللّٰهِ وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِی الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَی اللّٰهِ وَ إِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ" فَبَايَعْنَاهُ عَلٰی ذٰلِكَ۔(١)

ترجمہ:- حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے اور لیلۃ العقبہ کے (بارہ) نقیبوں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنانہ

---

(١) (صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب حدثنا ابو الیمان۔۔۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو گے' اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے اور نہ عمداً کسی پر کوئی بہتان باندھو گے اور کسی بھی اچھی بات میں (اللہ کی) نافرمانی نہ کرو گے جو کوئی تم میں سے (اس عہد کو) پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان (بری باتوں) میں کسی کا ارتکاب کرے اور اسے دنیا میں (اسلامی قانون کے مطابق سزا دے دی جائے تو یہ سزا اس کے گناہ کیلئے بدلہ ہو جائے گی اور جو کوئی ان میں سے کسی بات میں مبتلا ہو گیا اور اللہ نے اس کے (گناہ) کو چھپا لیا تو پھر اس کا (معاملہ) اللہ کے حوالہ ہے اگر چاہے معاف کرے اگر چاہے سزا دے (عبادہ کہتے ہیں پھر ہم سب نے ان (سب باتوں) پر آپ سے بیعت کر لی۔

☆ ۲۔ صحیح مسلم کی ایک لمبی روایت میں ہے حضرت بریدہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے ظلم کیا اپنی جان پر اور زنا کیا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں آپ نے اس کو لوٹا دیا' دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا آپ نے اسے پھر واپس بھیج دیا' اس کے بعد ان کی قوم کے پاس کسی آدمی کو بھیجا اور دریافت کروایا کیا اس کی عقل میں فتور ہے' انہوں نے کہا ہم تو کوئی فتور نہیں جانتے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں اس کی عقل اچھی ہے پھر تیسری بار ماعز رضی اللہ عنہ آئے آپ نے کسی شخص کو ان کی قوم کے پاس پھر بھیجا (اور یہی دریافت کروایا) انہوں نے کہا ان کو کوئی بیماری نہیں اور نہ ہی ان کی عقل میں فتور ہے۔ جب وہ چوتھی بار آئے (اور انہوں نے یہی کہا کہ میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کیجئے) تو آپ نے ایک گڑھا ان کے لئے کھدوایا پھر حکم دیا اور وہ رجم کر دیئے گئے۔

اس کے بعد ایک غامدیہ عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے مجھ کو پاک کر دیجئے آپ نے اس کو بھی لوٹا دیا جب دوسرا دن ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ! آپ مجھے کیوں لوٹاتے ہیں شاید آپ ماعز کی طرح ہی مجھے بھی واپس بھیجنا چاہتے ہیں اللہ کی قسم میں تو حاملہ ہوں (اب زنا میں کیا شک ہے) آپ نے فرمایا اچھا اگر تو نہیں لوٹتی (اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کر کے پاک ہونا نہیں چاہتی بلکہ دنیا میں ہی سزا چاہتی ہے) تو جا بچہ جنم دینے کے بعد آنا جب اس نے بچے کو جنم دیا تو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اسے لائی آپ نے فرمایا اسی کو تو نے جنا ہے جا اس کو دودھ پلا جب اس کا دودھ چھڑائے تو آنا جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور کہنے لگی اے اللہ کے نبی ﷺ! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھانا کھانے لگا ہے آپ نے وہ بچہ ایک مسلمان کو پرورش کیلئے دے دیا۔

ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَ اَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ النَّبِيُّ (صلى الله عليه وسلم) فَقَالَ **"مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَلَهٗ"** ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَ دُفِنَتْ۔(١)

ترجمہ:- "پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس عورت کے لئے سینے تک گڑھا کھود دیا گیا اور لوگوں کو اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس عورت کے سر پر مارا خون اڑ کر خالد رضی اللہ عنہ کے منہ پر گرا تو انہوں نے اس عورت کے بارے میں بُرے کلمات کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لئے تو آپ نے فرمایا خبردار اے خالد! (ایسا مت کہو) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز محصول لینے والا (انتہائی ظالم) انسان بھی ایسی توبہ کرے تو اسے بخش دیا جائے پھر آپکے حکم سے اس پر نماز پڑھی گئی اور اسے دفن کر دیا گیا۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی توبہ کرنے والے کی اس انداز سے تعریف وتوصیف کی ہے کہ اس توبہ کو بے مثال بنا دیا۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت کو پڑھیئے تو آپ کو اس کا اندازہ ہوگا بیان کرتے ہیں:

---

(١) (صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الزنا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ (صلى الله عليه وسلم) وَلِيَّهَا فَقَالَ "اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَائْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا" نَبِيُّ اللّٰهِ (صلى الله عليه وسلم) فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضى الله عنه تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَّ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَاءَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى." (۱)

ترجمہ :- "قبیلہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی اس نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حد والا کام کیا ہے مجھ کو حد لگائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا کہ اس کو اچھی طرح رکھ اور جب یہ جنم دے تو اسے میرے پاس لے کر آنا اس نے ایسا ہی کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو حکم دیا تو اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیئے گئے پھر حکم دیا اور وہ رجم کر دی گی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز پڑھنے کیلئے آگے بڑھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے تو زنا کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے توبہ بھی تو کر لی ہے اور ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس توبہ کو مدینے کے ستر آدمیوں پر تقسیم کیا جائے تو ان کو بھی کافی ہو جائے اور تو نے اس سے بہتر توبہ کون سی دیکھی ہے کہ اس نے (توبہ کیلئے) اپنی جان ہی اللہ کے واسطے دے دی۔

اگر زنا جیسا برا جرم کرنے کے بعد توبہ بھی نہ کرے تو اس جیسا بدبخت انسان کوئی نہ ہوگا لیکن اگر یہ سنگین جرم کرنے کے بعد سزا بدن پر سہتے ہوئے توبہ کی تلاش میں جان دے دے تو اس کا مقام و مرتبہ صلحا سے بھی بڑھ کر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (صحیح مسلم کتاب الحدود، باب حد الزناء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے حج یا عمرہ کرنا

اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے حج یا عمرہ کرنا ایسا عمل ہے جو گناہوں کا وجود ہی اعمال نامہ سے ختم کر دیتا ہے۔ روایات پڑھیئے:

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلم) مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.(۱)

ترجمہ:- ''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس گھر (بیت اللہ) میں آیا نہ اس نے شہوت رانی کی باتیں کیں اور نہ گناہ کیا تو وہ (حج کے بعد ایسا ہو کر) پلٹا جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہو۔''

ظاہر بات ہے جو آدمی گناہوں سے پاک ہو گیا وہ اس بچے کی طرح ہی ہے جس نے آج ہی جنم لیا ہو وہ دوزخ میں نہیں جا سکتا۔ دوزخ کی آگ تو گناہ گاروں کیلئے ہے اللہ تعالیٰ نے اصول بنا دیا ہے۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ○ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ○

ترجمہ:- ''بے شک نیک لوگ البتہ نعمتوں (والی جنت) میں ہوں گے اور بلاشبہ فاجر لوگ جہنم میں ہوں گے۔''

اس چیز کی وضاحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یوں کر دی گئی ہے:

---

(۱) (صحیح مسلم کتاب باب فضل الحج والعمرة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) قَالَ "اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ." (۱)

ترجمہ:- ''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان میں ہونے والی لغزشوں کیلئے کفارہ ہو جاتا ہے اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔''

یعنی حج اتنا افضل عمل ہے کہ اس کا بدل جنت سے کم کوئی چیز بن ہی نہیں سکتی اس لئے کہ حج نے اسے گناہوں کے میل کچیل سے دھو کر پاک وصاف کر دیا ہے اور دوزخ میں بھیجا جاتا ہے گناہوں کی سزا بھگتنے کیلئے' جب گناہوں کا وجود ہی نہ رہا تو دوزخ کی آگ بھی اس کے قریب نہ پھٹک سکے گی۔

اس روایت سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ عمرہ دوسرے عمرہ تک جتنے گناہ ہوں ان سب کو دھو دینے والا ہے لیکن جو بندہ استطاعت کے باوجود حج یا عمرہ نہیں کرتا وہ بدنصیب بھی ہے اور مجرم بھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (صحیح مسلم کتاب وباب مذکورہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوم عرفہ اور عاشورہ کا روزہ رکھنا

بعض اعمال ایسے ہیں جن میں محدود پیمانے پر گناہوں کی معافی کا ذکر ہے کہ ایسا عمل کر لو گے تو اعمال نامہ سے گناہوں کی اتنی مقدار ختم کر دی جائے گی اور یہ اعمال بھی انتہائی آسان اور مختصر سی مخصوص مدت پر مشتمل ہیں ان میں ایک عرفہ کے دن کا روزہ ہے جس کے عوض دو سالوں کے گناہوں کی معافی مل جاتی ہے اور دوسرا عاشورہ کے دن کا روزہ ہے جس کے عوض ایک سال کے گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے دونوں کا ذکر مسلم کی اس روایت میں ہے:

قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ" قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَآءَ فَقَالَ "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ." (۱)

ترجمہ:- (حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن کے روزے کے بارے پوچھا گیا (اس کا کیا اجر ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال گزرے ہوئے اور ایک سال آنے والے (کے گناہوں کا) کفارہ ہو جاتا ہے (راوی نے کہا) پھر عاشورہ (دس محرم) کے روزے کا پوچھا گیا تو فرمایا ایک سال گزرے ہوئے (کے گناہوں کا) کفارہ ہے۔"

عرفہ کا دن ۹ ذوالحج کا ہے اور عاشورہ دس محرم کو کہتے ہیں۔

(۱) (صحیح مسلم' کتاب الصیام' باب النھی عن صوم الدھر---)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوم عرفہ ایک اور فضیلت

عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے دو سالوں کے گناہوں کی معافی ملتی ہے اس کے ساتھ ساتھ جہنم سے آزادی کا پروانہ بھی مل جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم) قَالَ "مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ أَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ عَزَّوَ جَلَّ فِیْہِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَةَ وَ اِنَّهُ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یُبَاهِی بِهِمُ الْمَلَائِکَةَ فَیَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَآءِ." (۱)

ترجمہ:۔ "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آگ سے اتنا آزاد کرتے ہوں جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بندوں کے) قریب ہوتے ہیں اور بندوں کا حال دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں یہ کس ارادہ سے جمع ہوئے ہیں۔۔۔؟

عمل اتنا چھوٹا ہے کہ صرف ایک دن کا روزہ۔۔۔اور اجر اتنا بڑا ہے کہ دو سال کے گناہوں کی معافی یہ برابر برابر بدلہ ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ تو اس رؤف الرحیم کے جود وسخا کا بے مثل مظاہرہ ہے۔ اللہ ہمیں اس بے پایاں رحمت کو حاصل کرنے کی توفیق بخش دے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

---

(۱) (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل یوم عرفة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد کے وقت اٹھ کر نماز پڑھنا

اللہ رب العزت سب سچوں سے بڑھ کر سچے ہیں وہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی ہرگز نہیں کرتے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری زبان سے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے پچھلے پہر گناہوں کی معافی کا اعلان کرتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو بھی معافی مانگے گا میں اسے ضرور معاف کردوں گا جیسا کہ درج ذیل روایت میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) قَالَ : "**یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی کُلَّ لَیْلَةٍ اِلٰی سَمَاءِ الدُّنْیَا حَتّٰی یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْآخِرُ یَقُوْلُ مَنْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهُ مَنْ یَسْأَلُنِیْ فَأُعْطِیَهُ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرُلَهُ.**" (۱)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار بلند' برکت والا ہے ہر رات اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کے گناہوں کو معاف کردوں۔

اس حدیث کی وضاحت مسلم کی ایک اور روایت میں یوں ہے:

"عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ الْأَشْعَرِیِّ رضی الله عنه عَنِ

(۱) (صحیح بخاری کتاب التهجد' باب الدعا و الصلاة من آخر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّ (صلی اللہ علیہ وسلم) قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ النَّهَارِ وَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا." (۱)

ترجمہ:- ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ کو رات کے وقت پھیلاتے ہیں تاکہ دن کو گناہ کرنے والا معافی کیلئے لوٹ آئے اور پھیلاتے ہیں اپنے ہاتھ کو دن کے وقت تاکہ رات کو گناہ کرنے والا معافی کیلئے لوٹ آئے (اور یہ سلسلہ جاری رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے۔''

اس آدمی پر تعجب ہے جو گناہ گار بھی ہو اور رات کو اٹھ کر رب کے سامنے آنسو بھی نہ برسائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی پیاری بیویوں کو جو امہات المؤمنین ہیں انہیں سویا ہوا دیکھ کر افسوس کیا تھا کہ یہ رات کے پچھلے پہر رب کی رحمتوں کے کھلنے والے دروازوں سے بے خبر ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اس واقعہ کو یوں ذکر کیا ہے:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ."(۲)

ترجمہ:- ''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! آج رات کیا کیا بلائیں اتری ہیں اور ساتھ ہی (رحمت اور عنایت کے) کیسے خزانے نازل ہوئے ہیں ان حجرے والیوں (ازواج مطہرات رضی اللہ عنھم) کو کوئی جگانے والا ہے۔۔۔؟ افسوس! کہ دنیا میں بہت سی کپڑے پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

(۱) (مسلم----------)

(۲) (صحیح بخاری کتاب التہجد، باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قیام اللیل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کے پچھلے پہر اٹھ کر تہجد پڑھنا اور معافی مانگنا نہ صرف گناہوں کو دھونے والا عمل ہے بلکہ نفس کی سرکشیوں کو کچلنے کیلئے ایک بہترین تریاق بھی ہے' زبان و بیان کو درست کرنے اور دلوں کو پاک کرنے کیلئے بہترین علاج ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں:

"اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا." (۱)

ترجمہ:- "بلاشبہ رات کو اٹھنا (نفس کو) کچلنے میں بہت سخت اور بات کرنے میں بہت درست ہے۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (مزمل ٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک کے اعمال

سال بھر کے مہینوں میں رمضان المبارک کا مہینہ اللہ رب العزت نے ایسا بنا دیا ہے جو اس کی رحمت و عنایات اور فیوض و برکات کا مظہر ہے۔ سارا سال گناہ کرتے کرتے بندے کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ ہاں! بندے کی بداعمالیوں نے اس کے اور رب کے درمیان تعلق کو کمزور کر دیا تھا اس کے گناہوں نے اس کی زندگی کو قابل نفرت بنا دیا تھا' لیکن جیسے ہی رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوا تو یہ کائنات بھر کے گناہ گاروں کیلئے معافی نامہ بن گیا۔ وہ کوئی بدنصیب ہی ہوگا جس کو اس مہینہ میں معافی نہ مل سکے' اس کی بدنصیبی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا اس کی جھولی بھی خالی رہی' اس کا دل بھی گناہوں سے سیاہ رہا۔

ہمارے مضمون کا تعلق گناہوں کو دھونے والے اعمال کے ساتھ ہے۔ اس لئے ہم رمضان المبارک پر بھی اسی مضمون کے حوالہ سے بات کریں گے۔ احادیث مبارکہ میں رمضان المبارک کے تین ایسے اعمال بیان ہوئے ہیں جو گناہوں کو دھونے میں اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں' وہ تینوں اعمال ہیں:

(۱) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

(۲) رمضان المبارک میں قیام کرنا۔

(۳) لیلۃ القدر میں قیام کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) رمضان المبارک کے روزے رکھنا:

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پیغمبر رحمت ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ." (۱)

ترجمہ:۔ "جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے (اللہ کی رضا کیلئے) رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

مہینہ بھر کے روزے رکھنے پر اللہ رب العزت کا یہ بندے کے ساتھ وعدہ ہے کہ پچھلے تمام صغیرہ گناہ جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے معاف ہو جاتے ہیں۔ گناہوں کی معافی کے ساتھ بندہ جہنم کی آگ سے بھی دور ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا. (۲)

ترجمہ:۔ "جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال (کی مسافت کے برابر) دور کر دیتے ہیں۔"

یہ ثواب ایک روزے کا ہے تو تیس یا انتیس روزوں کا اجر کتنا ہوگا وہ تو آدمی کے تصور و خیال سے بھی بلند ہے۔

وہ آدمی جو گناہ گار تھا جس کے دن گناہوں میں اور راتیں نافرمانیوں میں گزرتی تھیں اور اس نے اپنے دل میں خیال کر لیا تھا کہ اب اس کی بخشش نہیں ہوگی، وہی خطا کار اس ماہ مبارک میں روزے رکھ کے اپنی خطاؤں کو دھوتا ہوا جہنم سے اتنا دور چلا جاتا ہے اور جنت کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ جنت کے دروازوں سے اسے آوازیں پڑنے لگتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے محبت میں ایسے لوگوں کیلئے جنت کا ایک دروازہ ہی خاص کر دیا ہے:

"اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ

(۱) (صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا)

(۲) (صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر باب فی الصوم فی سبیل الله)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ : اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ." (۱)

ترجمہ :- ''جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے قیامت والے دن اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے ان کے سوا اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا' کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں ۔۔۔؟ تو وہ کھڑے ہوں گے (اور اس سے داخل ہو جائیں گے) ان کے سوا اس سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا پس کوئی اور اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔''

اس کا یہ مطلب کوئی ہرگز نہ سمجھے کہ جس نے روزہ رکھ لیا اور باقی ارکان کو چھوڑ دے نماز پڑھنے' زکوٰۃ دینے اور حج کرنے کی کوئی پرواہ نہیں' اسے باب الریان سے بلاوا تو آ ہی جائے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسلام کے تمام ارکان پر عمل کرتا ہے لیکن نماز سے بہت ہی محبت ہے' فرضی نمازیں بھی پڑھتا ہے اور نفلی نمازیں بھی ادا کرتا ہے' اس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے تو قیامت والے دن اُسے بھی نماز کی محبت ہوگی کہ اسے باب الصلاۃ سے پکار پکار کے کہا جائے گا ''ارے مجھ سے محبت کرنے والے اس راستے سے گزر کر جنت میں داخل ہو جا'' یہی حال روزے کا سمجھ لیں کہ اسلام کے باقی تمام ارکان پر عمل کرتا ہے لیکن روزے سے اس قدر محبت ہے کہ رمضان کے فرضی روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی کثرت سے رکھتا ہے' کبھی مہینہ کے تین روزے رکھ رہا ہے اور کبھی سوموار اور جمعرات کے روزے رکھتا ہے' جب رمضان آتا ہے تو اس کے نیکی والے اعمال اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ اس کی روزے سے یہ محبت ہے تو قیامت کے دن باب الریان سے اسے **نِدا** دی جائے گی کہ روزے دار میں نے رب سے تیرے لئے جنت کا پھاٹک کھلوا دیا ہے۔ یہ شریعت اور رب کے دین سے محبت کا نتیجہ ہوگا اور دین سے محبت درحقیقت رب سے محبت ہے اور دنیا کی محبتیں۔۔۔۔ دنیا تو ہے ہی بے وفا' قیامت والے دن جب سہاروں کی ضرورت ہوگی یہ سہارا فراہم نہ کرے

(۱) (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی بلکہ حشر کے میدان میں اس کی بے وفائی عروج پر پہنچ جائے گی اور دنیاوی رشتے یوں منہ موڑ لیں گے جیسے ان سے رشتہ ہی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ○ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ○ لِكُلِّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ." (۱)

ترجمہ:- جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا اور اپنے ماں، باپ، بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا (اس لئے کہ) اس دن ان میں سے ہر ایک آدمی کی ایسی حالت ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے نیاز کردے گی۔

بلکہ انسان کا اپنا بدن بھی اس کے خلاف ہو جائے گا۔ قرآن حکیم میں قیامت والے دن کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جس دن انسان حساب وکتاب کیلئے مجرم کی طرح کٹہرے میں کھڑا ہوگا۔ اس وقت یہ حالت ہوگی:

"اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ." (۲)

ترجمہ:- "اس دن ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ہم سے ان کے ہاتھ باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس پر جو وہ کرتے رہے تھے۔"

ہاں انسان کا اپنا بدن بھی اس کا دشمن اور جاسوس نکلا ایسے میں شریعت کی محبت ہی ہوگی جو کام آئے گی۔ جو روزے سے محبت رکھتا ہے اس کے لئے دنیا میں بھی خوشیاں ہیں اور آخرت میں بھی فرحتیں ہوں گی۔ دنیاوی رشتے منہ موڑتے ہیں تو انسان غم زدہ ہو جاتا ہے، روزے سے محبت اسے کبھی غمزدہ نہیں کرے گی۔ بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا، اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ." (۳)

---

(۱) عبس آیت ۳٤ تا ۳۷

(۲) (یس ٦٥)

(۳) (صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ :- ”روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے ایک جب روزہ کھولتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسری خوشی) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے سے خوش ہوگا۔

یوں سمجھئے روزہ رکھنا ایک مشقت ہے جسے روزہ دار سارا دن برداشت کرتا ہے اور جب افطاری کا وقت ہوتا ہے تو مشقت کے اختتام کا اعلان کر دیا جاتا ہے اور مشقت کو مٹانے والی چیزیں بھی عطا کر دی جاتی ہیں۔ اس وقت آدمی کے دل میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اسی طرح حشر کا میدان ایک بہت بڑی مصیبت اور مشقت کا نام ہے۔ مگر روزے دار کیلئے اچانک اس مشقت سے چھٹکارے کا اعلان کر دیا جائے گا۔ حوضِ کوثر کے جام بھی اس کی نظروں کے سامنے اور اس کی دسترس میں ہوں گے اور جنت کا دروازہ باب الریان بھی اسکی آنکھوں کے سامنے اس کا انتظار کر رہا ہوگا۔ یہ خوشی دنیا کی خوشی سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔

روزے دار سے اللہ کی محبت کا انداز:

شریعت کا کوئی اور عمل ایسا نہیں ہے جس کے کرنے والے سے اللہ تعالیٰ نے یوں والہانہ محبت کا اظہار کیا ہو۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

”وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ.“ (۱)

ترجمہ :- ”قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔“

اس حدیث نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عمل کی قدر ہے اور یہ بھی کہ اللہ کی بندے سے محبت اور بندے کی بندے سے محبت میں بڑا فرق ہے۔ خالی معدہ ہونے کی وجہ سے بندے کے منہ سے جو بو نکلتی ہے اسے دوسرا بندہ پسند نہیں کرتا خواہ وہ کتنا ہی

---

(۱) (صحیح البخاری کتاب الصوم باب هل یقول انی صائم اذا شتم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ اس سے محبت کرنے والا ہو لیکن رب کی محبت ہے کہ اس بوُ کو کستوری سے بھی زیادہ پسندیدہ قرار دے دیا۔

پھر بندے اور اللہ کی محبت کے درمیان ہر وہ چیز جو حائل ہو سکتی ہے۔ اللہ نے اسے دور کر دیا یہاں تک کہ وہ فرشتے جو اعمال کا ثواب لکھتے ہیں' انہیں بھی یہ کہہ کے روزے کا ثواب لکھنے سے روک دیا:

اَلصِّیَامُ لِیْ وَ اَنَا أَجْزِی بِہٖ. (۱)

ترجمہ:- ''روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔''

بندو! گناہ تم نے کئے تھے خطائیں تم نے کی تھیں مگر روزہ بھی تو میرے لئے رکھ رہے ہو' آج پھر میرے اور تمہارے درمیان کراماً کاتبین کا واسطہ بھی کیوں رہے۔

مذکورہ بحث سے جن باتوں کا پتہ چلتا ہے وہ یہ ہیں:

(۱) روزہ پچھلے تمام صغیرہ گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

(۲) روزہ جہنم سے دور کرنے اور جنت میں داخل کرنے والا عمل ہے۔

(۳) روزہ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان محبت بڑھانے والا عمل ہے۔

رمضان المبارک میں قیام کرنا

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ.'' (۲)

ترجمہ:- ''جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم راتوں کے قیام پر مستقل کاربند تھے۔ یہ نماز تہجد ہی ہے جسے رمضان المبارک میں رات کے ابتدائی حصے میں پڑھ لیا جاتا ہے کہ تمام لوگ شریک ہو سکیں۔ ایک رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات یہ قیام

---

(۱) (صحیح بخاری باب فضل الصوم)

(۲) (صحیح بخاری صلاۃ التراویح' باب فضل من قام رمضان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تھا رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کرنے والے کیلئے سابقہ گناہوں کی معافی کا وعدہ ہے۔ گناہوں کی معافی بھی ہے اور قیام کرنے پر اجر و ثواب بھی ہے۔

لیلۃ القدر میں قیام کرنا

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

"مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ."(١)

ترجمہ :- جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا (اللہ کی عبادت کی) اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔"

قیام کا مطلب ہے اس رات کو اپنی طاقت کے مطابق جاگ کر اللہ کی عبادت کرے، نوافل پڑھے اور توبہ استغفار کرے اور عشاء و فجر کی نماز بھی با جماعت ادا کرے۔

قرآن حکیم میں ہے کہ اکیلی لیلۃ القدر کی عبادت ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(١) صحیح بخاری، کتاب صلاۃ التراویح، باب فضل من قام رمضان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کو دھونے والے اعمال قرآن کی نظر میں

احادیث مبارکہ کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم میں بھی جا بجا ایسی آیات بکھری پڑی جگمگا رہی ہیں جن میں اللہ رب العزت نے ایسے اعمال کی جانب بندوں کو دعوت دی ہے جن پر عمل پیرا ہونے سے نہ صرف گناہ دھل جاتے ہیں بلکہ بندہ اللہ کی نظر میں وہ مقام پا لیتا ہے جہاں اللہ کی رضا و رحمت اسے کشاں کشاں جنت کی طرف لے چلتی ہے یہاں ہم ان اعمال کو مختصر طور پر پیش کر رہے ہیں۔

تقویٰ

گناہوں کو دھونے والے اعمال میں سے ایک بڑا عمل تقویٰ ہے اس ضمن میں ہم چار آیات درج کر رہے ہیں:

(۱) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. (۱)

ترجمہ:- اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم ایک فیصلہ کن چیز دے گا اور تم سے گناہوں کو دور کر دے اور تمہیں معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

(۲) وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ذٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ وَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا . (۲)

---

(۱) (انفال ۲۹)

(۲) (الطلاق ٤_٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:- اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے ہر کام میں آسانی کردے گا یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ دور کردے گا اور اسے بڑا اجر دے گا۔"

(ان آیات میں گناہوں کو معاف کرنے کے ساتھ ساتھ اجر و ثواب بڑھانے اور نیکی کے کاموں میں آسانی پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا بندے کیلئے معاون و مددگار بن جانے کا وعدہ بھی ہے۔

(۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ آمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهِ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ وَ اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ O (۱)

ترجمہ:- "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت سے دوگنا حصہ عطا فرمائیں گے اور تمہیں نور عطا کریں گے جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دیں گے اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔"

اس آیت میں تقویٰ اختیار کرنے پر گناہوں کی معافی کے علاوہ دوگنا اجر دینے اور قیامت کے دن پل صراط کو پار کرنے اور جنت کی جانب راہنمائی کیلئے نور اور روشنی سے نوازے جانے کا بھی ذکر ہے۔

(۴) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا O يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا.(۲)

ترجمہ:- اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو محکم (سیدھی اور سچی ہو) ہو اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔"

(۱) (الحدید ۲۸)

(۲) (احزاب ۷۰۔۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں گناہوں کی معافی کے علاوہ تقویٰ کی برکات سے اعمال کے درست ہو جانے کا ذکر بھی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تقویٰ درحقیقت اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے پیدا ہوتا ہے۔

غور فرمایئے! ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے سے گناہوں کو دھو دینے کا ذکر تو کیا ہے اس کے ساتھ تقویٰ کی برکات سے مزید جو دنیاوی اور اخروی فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کا بھی ذکر ہے۔ مثلاً:

(۱) اجر و ثواب کا بڑھ جانا یہ اس لئے ہے کہ تقویٰ عبادت کی روح ہے اسی سے عبادات میں خشوع و خضوع اور معاملات میں راستبازی آتی ہے نتیجتاً اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے۔

(۲) تقویٰ سے نیکی کے کاموں میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے کہ تقویٰ سے بندے میں ایک خاص روحانیت آ جاتی ہے جو شیطانی اعمال سے نفرت پیدا کر کے اسے نیکی کے قریب کر دیتی ہے اور جب بندہ نیکی کے قریب جاتا ہے تو درحقیقت رب کی طرف بڑھتا ہے اور رب تعالیٰ اس پر معاملہ آسان فرما دیتے ہیں۔

(۳) بندے کے اعمال درست ہو جاتے ہیں اس لئے کہ جب بندے کے دل میں ٹیڑھا پن ہو تو وہ کئی جگہ ٹھوکر کھاتا اور غلط کاموں کی طرف بڑھتا ہے لیکن جب اللہ کا ڈر پیدا ہو جائے تب وہ برے اعمال کی جانب بڑھتا ہوا لرز کر رک جاتا ہے۔

ان فوائد کے علاوہ بندے کو دنیاوی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ روزی میں فراوانی اور رزق میں اضافہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.(۱)

ترجمہ:- ”اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کیلئے (ہر مصیبت سے) نکلنے کی راہ بنا دیتے ہیں اور اس کو وہاں سے روزی دیتے ہیں جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔“

---

(۱) (سورۃ الطلاق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ. (۱)

ترجمہ:۔ ''اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے (دروازے) کھول دیتے مگر انہوں نے ہمیں جھٹلایا تو ہم نے ان کے کاموں کی سزا میں انہیں پکڑ لیا۔''

یہاں فرد واحد کی بات نہیں بلکہ تمام ملک اور شہر کی بات ہو رہی ہے قریٰ جمع ہے قریہ کی اور قریہ ایک بستی کو کہتے ہیں۔ قریٰ کہنے سے مقصود تمام ملک ہے اس لئے کہ ملک بستیوں سے مل کر ترتیب پاتا ہے جب پوری قوم تقویٰ اختیار کر لے تو اس پر مسکنت اور مفلسی کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

یہاں تک گفتگو ہم نے اس امر پر کی ہے کہ تقویٰ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے لیکن تقویٰ چیز کیا ہے اس ضمن میں ہم احادیث مبارکہ اور علمائے امت کو دیکھیں گے۔

☆ تقویٰ کی مختلف انداز میں تعریف کی گئی ہے امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِمْتِثَالُ أَمْرِهٖ وَ نَهْيِهٖ وَمَعْنَاهُ الْوِقَايَةُ مِنْ سَخَطِهٖ وَ عَذَابِهٖ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى.

''اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی پابندی کرنا اور تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ انسان ایسے کاموں سے بچا رہے جو اللہ کی ناراضگی اور عذاب کا سبب بنتے ہوں۔''

کتابوں میں بکھرے ہوئے اگر تمام اقوال کو سامنے رکھا جائے تو بندہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ تقویٰ درحقیقت شوق اور ڈر کے درمیان کام کرنے کا نام ہے یعنی ہمہ وقت اللہ کی رضا کے شوق میں ایسے کاموں میں رغبت رکھے جن سے اللہ راضی ہوتا ہے اور ایسے تمام کام کرتے ہوئے اللہ کی ناراضگی سے بھی ڈرتا ہے کہ ان میں کوتاہی نہ ہو جائے لیل و نہار اسی شوق و ڈر کے درمیان اعمال کرتے ہوئے گزارنا تقویٰ ہے جب یہ کیفیت ہو تو آدمی ہر

---

(۱) (الاعراف ۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برے کام سے بچتا اور اپنا محاسبہ کرتا ہے۔ دیکھئے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود چند برے اعمال سے روکتے ہوئے تقویٰ کا مسکن سینہ کو قرار دیا ہے جو شوق وڈر کا مرکز ہے۔

☆ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ (رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم :) "لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُوا الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهُ وَلَا یَخْذُلُهُ وَلَا یَحْقِرُهُ ' اَلتَّقْوٰی هٰهُنَا" وَیُشِیْرُ إِلٰی صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَ عِرْضُهُ." (۱)

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے پر حسد نہ کرو' ایک دوسرے کے مقابلے میں ارادہ خرید کے بغیر بولی نہ بڑھاؤ' ایک دوسرے سے دلی دشمنی نہ کرو' ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ' مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کی مدد چھوڑتا ہے اور نہ اسے حقیر جانتا ہے اور آپ نے اپنے سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہے اور آدمی کے برا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اس کا مال اور اس کی عزت (سب چیزیں)۔''

مذکورہ حدیث سے پتہ چلا کہ تقویٰ درحقیقت سینہ کی صفائی کا نام ہے سینہ ہی ایسا برتن ہے جس میں علم وحکمت کا نور جگمگاتا ہے اور سینہ ہی وہ ظرف ہے جو گندا ہو جائے تو انسان انسانیت سے گر جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (مسلم' کتاب البر و الصلہ' باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ۔۔۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

گناہوں کی معافی کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری بھی ہے ان کی اطاعت سے نہ صرف بندے کیلئے گناہوں کی معافی کا پروانہ لکھ دیا جاتا ہے بلکہ ایسا بندہ اللہ رب العزت کا محبوب بھی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (۱)

ترجمہ:- ''آپ فرمادیجئے (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم (واقعی) اللہ سے محبت کرتے ہوتو میری پیروی کرو (تب) تم سے اللہ محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی معافی کا ذریعہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا ہے کسی اور آیت میں محبوب الٰہی بننے کا ایسا طریقہ مذکور نہیں جس میں محبت الٰہی کی سرشاری کے ساتھ گناہوں کی معافی کا مژدہ جانفزا بھی مل جائے یہ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات ہی ہیں جو بندے کے وجود کو محبت الٰہی کا مرکز بنادیتی ہیں اسی مضمون کی وضاحت ایک اور آیت میں یوں ملتی ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

---

(۱) سورة آل عمران آیت ۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ. (۱)

ترجمہ :- ''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اور اس پر بھی ایمان لائے کہ جو چیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے اللہ نے انکے گناہ دور کردیئے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی۔''

اس آیت میں گناہوں کی معافی کے ساتھ یہ بھی ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے عادات و اطوار' معاملات اور تمام حالات کو بھی درست فرما دیتے ہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا ان کی عادات کو اپنانے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات کو اپنا لے اس کے تمام معاملات میں درستگی آجاتی ہے اور حدیث مبارک کو دیکھئے اطاعت رسول کو جنت میں جانے کا معیار مقرر کر دیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلى الله عليه وسلم) قَالَ: "كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قِيْلَ وَ مَنْ يَأْبٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى." (۲)

ترجمہ :- ''حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے اس کے جو انکار کر دے پوچھا گیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جنت میں جانے سے) کون انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی (اس نے جنت میں جانے) سے انکار کر دیا۔''

یہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فوائد ہیں کہ گناہوں کی معافی کے علاوہ مزید بھی انعامات ہیں مثلاً:

۱۔ بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔

(۱) (سوره محمد ۲)

(۲) (بخاری' کتاب الاعتصام' باب الاقتداء بسنن رسول الله)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اس کی عادات اور حالات کو اللہ تعالیٰ درست فرما دیتے ہیں۔

۳۔ بندہ جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔

لیکن اگر وہ طاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑتا ہے تو اس کے گناہوں میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور دینی اور دنیاوی اعتبار سے نقصانات بھی بڑھ جاتے ہیں اس ضمن میں ہم چند مثالیں صحیحین سے پیش کر رہے ہیں:

چہروں کا مسخ ہو جانا

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُسَوِّى صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّى بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُكَبِّرَ فَرَاى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ "عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ." (۱)

ترجمہ:- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرماتے تھے تو گویا ان کے ساتھ آپ تیروں کو سیدھا فرما رہے ہیں یہاں تک کہ جب آپ محسوس فرماتے کہ ہم آپ کی طرف سے اس مسئلہ کو سمجھ گئے ہیں (تب آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز کا آغاز فرماتے) پھر ایک دن آپ نماز پڑھانے کیلئے تشریف لائے (اور مصلیٰ پر) کھڑے ہو گئے آپ اللہ اکبر کہنے ہی والے تھے آپ نے ایک آدمی کو دیکھا اس کا سینہ (صف سے) باہر نکلا ہوا تھا چنانچہ آپ نے فرمایا اللہ کے بندو! تم اپنی صفیں ضروری سیدھی کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا (یا تمہارے چہروں کو بدل دے گا)

ہاتھ کا شل ہو جانا

عَنْ سَلْمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ رضى الله عنه اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ

(۱) (صحیح مسلم' کتاب الصلوۃ باب تسویۃ الصفوف واقامتها)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ (صلى الله عليه وسلم) بِشِمَالِهٖ فَقَالَ "كُلْ بِيَمِيْنِكَ" قَالَ لَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ "لَا اسْتَطَعْتَ" مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ۔(۱)

ترجمہ:۔ ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے اس سے فرمایا' اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ' اس نے کہا اس کی میں طاقت نہیں رکھتا آپ نے فرمایا تو اس کی طاقت نہ ہی رکھے اس کو داہنے ہاتھ سے کھانے سے صرف تکبر نے روکا تھا' پس (اس کے بعد) وہ اپنے داہنے ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔''

حوض کوثر سے محرومی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ (صلى الله عليه وسلم) قَالَ "اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ "كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ" وَاَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَ اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ : فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ "وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ ... اِلٰى قَوْلِهٖ . الْحَكِيْمُ". (۲)

ترجمہ:۔ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم لوگ حشر میں ننگے پاؤں' ننگے جسم اور بن ختنہ اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ''جیسا کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ' ہم ایسے ہی لوٹائیں گے'' یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ ہے جس کو ہم پورا کر کے رہیں گے'' اور قیامت والے دن انبیاء میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور بے شک

(۱) (صحیح مسلم' کتاب الاشربہ باب اداب الطعام و الشراب)

(۲) (صحیح بخاری' کتاب احادیث النبیاء باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ اللہ ابراهیم خلیلا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو بائیں طرف (دوزخ کی جانب) کھینچ لیا جائے گا میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں وہ (فرشتے) کہیں گے (تم کو معلوم نہیں) یہ لوگ جب تمہاری وفات ہوگئی تو اسلام سے پھر گئے تھے اس وقت میں اس نیک بندے (حضرت عیسیٰ) کی طرح کہوں گا میں تو جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا۔" (آیت الحکیم تک)

ایک دوسری روایت میں اسی حدیث کی وضاحت ان الفاظ میں ہے:

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صلی اللہ علیہ وسلم) يَقُوْلُ "اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَّرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ اَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ" وَ زَادَ ابُوْ سَعِيْدٍ فِيْهِ قَالَ "اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ. (۱)

ترجمہ:- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں گا جو شخص وہاں آئے گا وہ اس میں سے پیئے گا اور جو اس میں سے پیئے گا پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور کچھ لوگ (حوض کوثر پر) میرے پاس ایسے آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے درمیان آڑ کر دی جائے گی (انہیں حوض کوثر سے روک دیا جائے گا) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اتنے الفاظ زیادہ کئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے یہ لوگ تو میری امت کے ہیں ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں (دین میں) نکالیں اس وقت میں کہوں گا جس شخص نے میرے بعد دین بدل ڈالا وہ دور ہو وہ دور ہو۔"

دینی اور دنیاوی اعتبار سے یہ چند نقصانات ہم نے بیان کئے ہیں جو اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ موڑنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور اس شخص سے بڑھ کر

(۱) (صحیح بخاری، کتاب الفتن باب ما جاء فی قول اللہ تعالیٰ واتقوا فتنہ۔۔۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدنصیب کون شخص ہوگا جسے دنیا میں اللہ کا غضب پکڑ لے اور آخرت میں جنت اور حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے' جسے پیغمبر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ اسے مجھ سے دور کر دو اس نے دنیا میں میری اطاعت وسنت منہ موڑ لیا تھا' آج میں نے اس سے منہ موڑ لیا ہے اور آج یہ میری شفاعت کا حقدار بھی نہ ٹھہرے گا۔ ہاں! ایسے انسان نے بروز محشر بڑی کامیابی کو کھو دیا اس دن وہ افسوس سے ہاتھ مل رہا ہوگا لیکن اس دن پچھتاوا کسی کام نہیں آئے گا اس لئے کہ آخرت یوم جزاء ہے وہاں صرف اعمال پر جزا ہی ملے گی اعمال کرنے کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ ہاں! دنیا دار العمل ہے جہاں برے اعمال پر پچھتاوے وہ مقام رکھتے ہیں کہ آخرت سنور جاتی ہے جہاں کی ندامت وپشیمانی وہ اثر رکھتی ہے کہ رب کی رحمت مسکرا اٹھتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بڑے محتاط تھے اور اس سے سرمو انحراف بھی انہیں پسند نہیں تھا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے آئینہ میں صحابہ کرام کی چند روشن مثالیں دیکھئے:

حضرت ابوسعید عبدالرحمٰن بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ "اِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَ اِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَ يَكْسِرُ السِّنَّ." (۱)

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی یا انگوٹھے پر کنکری رکھ کر مارنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ (کنکری) نہ شکار کو قتل کرتی ہے اور نہ دشمن کو زخمی البتہ یہ آنکھ کو پھوڑ دیتی ہے اور دانت کو توڑ دیتی ہے (اگر کسی کی آنکھ یا دانت پر لگ جائے تو)

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اس روایت پر کس قدر دل وجان سے عمل کرنے والے ہیں اس کا اندازہ ذیل کی روایت سے ہوتا ہے:

اَنَّ قَرِيْبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلى الله عليه وسلم) نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ "اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا" ثُمَّ عَادَ

(۱) (صحیح بخاری کتاب الادب' باب النهی عن الخذف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ : اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیه وسلم) نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ؟ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا۔ (۱)

ترجمہ:۔ ”حضرت عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے انگلی پر کنکری رکھ کر ماری تو انہوں نے اسے روکا اور کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کنکری مارنے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے فرمایا ہے یہ کسی شکار کو شکار نہیں کرتی' لیکن اس کے باوجود قرابت دار نے دوبارہ یہی کام کیا تو عبداللہ بن مغفل نے کہا' میں تجھ سے بیان کر رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو دوبارہ انگلی پر رکھ کر کنکری مار رہا ہے میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔“

یہ صحابہ کرام کی محبت ہے کہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اگر کوئی عمل ہو اور عمل کرنے والا خواہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو تو اس کو نہ صرف ٹوکتے ہیں بلکہ اگر تنبیہاً اس سے تعلقات منقطع کرنا پڑ جائیں تو یہ بھی کر گزرتے ہیں اسلام کو ایسی ہی اطاعت مطلوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھئے تو وہ بھی کچھ ایسے ہی انداز کا اظہار فرما رہے ہیں۔ حضرت عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں:

رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه يُقَبِّلُ الْحَجَرَ يَعْنِي الْاَسْوَدَ. وَيَقُوْلُ اِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی الله علیه وسلم) يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.(۲)

ترجمہ:۔ ”میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے (کبھی) بوسہ نہ دیتا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے اس

(۱) (صحیح مسلم' کتاب الصید' باب اباحة ما یستعان به علی الاصطیاد۔۔۔)
(۲) (صحیح بخاری' کتاب الحج' باب تقبیل الحجر الاسود فی الطواف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتھر کو محبت سے چوم رہے ہیں جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ہونٹ مس ہوئے اور ساتھ اس بات کا اظہار بھی کر رہے ہیں ۔

تیرے بوسے کو ہم دیتے ہیں بوسہ حجراسود پہ
وگرنہ ہم مسلمانوں کا کیا رکھا ہے اس پتھر میں

خلاصہ کلام یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گناہوں سے معافی بھی ہے اور اخروی نجات بھی اور درحقیقت اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی زندگی کا راز مضمر ہے جس نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے منہ موڑ لیا وہ دنیا و آخرت میں ناکام و نامراد ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کبیرہ گناہوں سے بچا رہے

اگر آدمی کبیرہ گناہوں سے بچا رہے تو چھوٹے چھوٹے گناہ جو آدمی سے بھول چوک میں ہو جاتے ہیں ان پر مواخذہ نہیں ہوگا بلکہ اللہ انہیں معاف فرما دیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَاتُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيْمًا . (۱)

ترجمہ:۔ "اگر تم بچتے رہو گے ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم دور کر دیں گے تم سے تمہاری برائیوں کو اور ہم تمہیں عزت کی جگہ میں داخل کریں گے۔"

جس طرح بعض نیک کام کرنے سے نامہ اعمال میں اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے گذشتہ صفحات میں ہم کئی ایسے اعمال ذکر کر چکے ہیں جن کے کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن مذکورہ آیت کا تعلق ایسے اعمال کے ساتھ ہے کہ جن کے نہ کرنے سے اجر و ثواب ملتا ہے اور جن سے بچنے پر گناہ معاف ہوتے ہیں اور یہ معافی تب ہے اگر کبیرہ گناہوں سے بچنے والا نماز و روزہ کا پابند ہو اور ساتھ جمعہ کو بھی احسن طریقہ سے ادا کرنے والا ہو ایسا پابند شریعت انسان اگر کبیرہ گناہوں سے بچا رہے تو صغیرہ خود بخود معاف ہو جاتے ہیں اور یہ معافی صرف پابند شریعت اور نمازی کیلئے ہے۔ اس لئے کہ نماز و زکوۃ وغیرہ کو چھوڑنا بھی کبیرہ گناہوں میں شامل ہے اور معافی کا اعلان کبیرہ کو چھوڑنے والوں کے لئے ہے جو نماز

---

(۱) (النساء آیت ۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ یا نماز جمعہ کو چھوڑ کر کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے اس نے گویا اپنے اعمال سے ثابت کر دیا کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچنے والا نہیں لہٰذا ایسے بے نماز یا تارک روزہ کیلئے صغیرہ گناہوں کی معافی بھی نہیں ہے دلیل کے طور پر صحیح مسلم کی چند روایات درج کی جارہی ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلى الله عليه وسلم) كَانَ يَقُوْلُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. (۱)

ترجمہ:- "پانچوں نمازیں جمعہ سے لے کر جمعہ تک اور رمضان المبارک سے لے کر رمضان المبارک تک اپنے اپنے درمیانی وقفہ کے گناہوں کو دور کرنے والے اعمال ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچے۔"

ان تمام وقفوں کا الگ الگ ذکر بھی آیا ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلى الله عليه وسلم قَالَ "الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ." (۲)

ترجمہ:- "حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے تک اپنے درمیانی وقفوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔"

مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ. (۳)

ترجمہ:- "جس نے اس طرح وضو کو مکمل کیا جیسے اسے اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے (اسی طرح وضو کر کے نمازیں ادا کیں) تو تمام نمازیں اپنے درمیانی وقفوں میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں۔

(۱) (صحیح مسلم' كتاب الطهارة باب فضل الوضوء والصلاة عقبه)
(۲) (صحیح مسلم' كتاب و باب مزكوره)
(۳) (صحیح مسلم كتاب و باب مذكوره)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ روایات میں جن وقفوں کا ذکر ہے وہ یہ ہیں:

(۱) ایک نماز سے دوسری نماز تک کا وقفہ اس طرح پانچوں نمازوں کے دوران بننے والے تمام وقفے۔

(۲) جمعہ سے لے کر جمعہ تک۔

(۳) ایک رمضان سے لے کر دوسرے رمضان تک۔

نماز، رمضان اور جمعۃ المبارک کے ذکر سے پتہ چلتا ہے کہ صغیرہ گناہوں سے معافی کا اعلان ان کے لئے ہے جو مذکورہ چیزوں کے پابند ہیں جو تارک نماز ہیں اور پابند شریعت نہیں وہ خود کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے ہیں اور معافی کا اعلان کبیرہ گناہوں سے بچنے پر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچائی کو اختیار کرنا

سچائی کے بے شمار فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ کے ہاں سچا لکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے سچے آدمی کے گناہ بھی معاف فرما دیتے ہیں قرآن حکیم میں ہے:

"وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ○ لِیُکَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ." (۱)

ترجمہ:- "اور جو لوگ سچے دین کو لائیں اور جو اسے سچا جانیں یہی لوگ پارسا ہیں ان کے لئے ان کے رب کے ہاں ہر وہ چیز ہے جو وہ چاہیں گے' نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کے برے عملوں کو دور کر دے اور جو نیک کام انہوں نے کئے ہیں ان کا نیک بدلہ عطا فرمائے۔"

سچا جاننے کا مطلب یہ ہے کہ اسے سچ سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرے اس لئے کہ ایمان اسی چیز کا نام ہے۔ آدمی زبان سے تصدیق کرے دل سے مانے اور اپنے اعمال سے اس کا اظہار کرے قرآن حکیم میں جہاں بھی ایمان لانے کا ذکر ہوا ہے وہاں ساتھ اعمال صالحہ کا ذکر بھی ضرور کیا گیا ہے تاکہ سمجھ آ جائے کہ اگر کوئی بندہ ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ نہیں کرتا تو وہ ایمان میں ناقص ہے جس طرح دھواں دیکھ کے کسی جگہ لگی آگ کا پتہ چلتا ہے اسی طرح اعمال دیکھ کے کسی کے ایمان کا پتہ چلتا ہے گویا اعمال اس کے ایمان کا اظہار ہیں اسی طرح اگر کوئی بندہ دین کو سچا جانتا اور سچائی کو اختیار کرتا ہے تو اس کے معاملات'

(۱) (سورۃ الزمر آیت ۳۳' ۳۴' ۳۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاروبار اور دیگر اعمال کو دیکھ کر اس کی سچائی کا پتہ چلے گا اور جب وہ ایسی ہی سچائی اختیار کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتے ہوئے اس کے نیک اعمال کی جزاء بھی دیں گے اور اسے متقین کی صف میں بھی شامل کر لیں گے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ "عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَ يَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَ إِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَ يَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا." (۱)

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی جانب راہنمائی کرتی ہے اور آدمی سچ کہتا رہتا ہے اور سچ کہنے کی پوری کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو اس لئے کہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی آگ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ کہتا رہتا ہے اور جھوٹ کہنے کی پوری کوشش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔"

معلوم ہوا کہ جنت اور جہنم کی طرف لے جانے والے دونوں راستے کھلے ہیں جنت کی طرف جانے والا راستہ سچائی کے دروازے سے اور جہنم کی طرف جانے والا راستہ جھوٹ کے دروازے گزر کے جاتا ہے اب آدمی کو کس دروازے کی طرف بڑھنا چاہیے یہ اس کے اپنے اختیار میں ہے لیکن اللہ نے یہاں بھی راہنمائی کردی ہے۔ فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ .(۲)

ترجمہ :- اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

(۱) (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ "یا ایھا الذین امنوا تقوا اللہ و کونوا مع الصادقین) (۲) (التوبہ ۱۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ چھپا کر دینا

جو بندہ صرف اللہ کو راضی کرنے کے لئے چوری چھپے کسی محتاج و تنگدست کی مدد کرتا ہے اور اسکے دل میں خیال ہے کہ کہیں لوگوں کو پتہ نہ چل جائے یعنی خود ریا کاری سے بچتا ہے اور جس کی مدد کرنی ہے اس کو شرمندگی سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس گمنام سخی پر اتنے خوش ہوتے ہیں کہ اس کے مال کو بھی بڑھاتے ہیں اور اس کے گناہ بھی ختم کر دیتے ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اِنْ تُبْدُوْ الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِیَ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَیِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (۱)

ترجمہ:- ''اگر تم اپنے صدقات کو ظاہر کرو تو بھی اچھا ہے لیکن اگر خفیہ طور پر فقراء کو دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور (اللہ تعالیٰ صدقہ کی برکت سے) تمہارے بہت سے گناہ مٹا دیں گے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔''

اس سے چند آیات پیچھے اللہ تعالیٰ نے صدقہ کرنے والوں سے ان الفاظ میں معافی کا وعدہ کیا ہے:

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ یَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ. (۲)

ترجمہ:- ''شیطان ڈراتا ہے تمہیں تنگدستی سے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ

(۱) (البقرہ ۲۷۱)

(۲) (البقرہ ۶۲۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم سے وعدہ فرماتے ہیں اپنی بخشش کا اور فضل (وکرم) کا اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے اور سب کچھ جاننے والے ہیں۔"

اس آیت میں بخشش کے وعدے کے ساتھ مزید نوازے جانے کا ذکر بھی ہے کہ گناہ معاف ہوں گے اور مال میں بھی ترقی اور برکت ہوگی اس کی وضاحت ایک اور آیت میں ان الفاظ میں ہے:

وَمَا اَنۡفَقۡتُمۡ مِنۡ شَيۡءٍ فَهُوَ يُخۡلِفُهٗ وَهُوَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ. (۱)

ترجمہ:۔ جو کچھ خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا نعم البدل عطا فرما دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والے ہیں۔"

اور اللہ رب العزت اس بہتر رزق سے کیوں نہ نوازیں فرشتے بھی تو صدقہ و خیرات کرنے والے کے حق میں یوں دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اسے اس سے بہتر عطا کر جو اس نے خرچ کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنۡ يَوۡمٍ يُصۡبِحُ الۡعِبَادُ فِيۡهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنۡزِلَانِ فَيَقُوۡلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعۡطِ مُنۡفِقًا خَلَفًا وَ يَقُوۡلُ الۡآخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعۡطِ مُمۡسِكًا تَلَفًا. (۲)

ترجمہ:۔ "کوئی دن ایسا نہیں جس میں بندے صبح کرتے ہیں مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک (دعا کرتے ہوئے) کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دوسرا (بددعا کرتے ہوئے) کہتا ہے اے اللہ روکنے والے کو تباہی دے (یعنی جو مال کو روک کے رکھتا ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا)"

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں فرشتے کی دعا میں خرچ کئے ہوئے مال کے بدل کا تعین نہیں اور اس کی حکمت یہ ہے کہ بدل میں مال کے ساتھ ثواب اور دوسری چیزیں بھی شامل ہو جاتی ہیں راہ خیر میں خرچ کرنے والے کتنے لوگ مالی بدلہ پانے سے پہلے فوت

---

(۱) (سورۃ السباء ۳۹)

(۲) (صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ فاما من اعطی واتقی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتے ہیں ان کا صلہ آخرت میں ثواب کی صورت میں ہو گا یا اس کے عوض آنے والی کسی مصیبت سے بچا دیا جائے گا۔

آیات واحادیث سے پتہ یہ چلا کہ صدقہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نہ صرف گناہوں کو دھودیتے ہیں بلکہ خرچ کئے مال کا بہتر بدل بھی عطا فرما دیتے ہیں اور جو خرچ نہیں کرتا فرشتے اس کے مال کی تباہی کے لئے بددعا کرتے ہیں نتیجتاً اس کا مال بیماریوں اور آفات کی صورت میں تباہ ہونے لگتا ہے اور غور فرمایئے سابقہ آیت میں اللہ کے فرمان:

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ .

ترجمہ :- شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

اس آیت میں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کو بے حیائی اور بے شرمی والے کاموں سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ہاں یہ واقعتاً ہی بہت بڑی بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ وہ خود عیش کرے اور اس کے سامنے اس کا مسلمان بھائی بھوکا مر رہا ہو پھٹے کپڑوں میں سردی سے ٹھٹھر رہا ہو لیکن اسکے دل میں اس کی بے کسی کے باوجود مدد کا احساس تک نہ ابھرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ سے ڈرنا

وہ لوگ جنہوں نے اللہ رب العزت کو دیکھا نہیں لیکن وہ یقین رکھتے ہیں کہ کارخانہ عالم کو چلانے والی ضرور کوئی ذات ہے اور وہ اس بن دیکھی ہستی سے ڈرتے رہتے ہیں کسی بھی غلط کام کی جانب قدم بڑھیں تو اللہ کا ڈر انہیں روک دیتا ہے ایسے لوگوں کیلئے اللہ رب العزت نے معافی کا وعدہ کر رکھا ہے اور ان کے گناہوں کو معاف کر کے انہیں اجر عظیم سے نواز دیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ. (۱)

ترجمہ:- "یقیناً جو لوگ اپنے رب سے بغیر دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے گناہوں کی معافی اور بہت بڑا اجر ہے۔"

اللہ کا ڈر در حقیقت نیکی کی بنیاد ہے جب خوف الٰہی دلوں سے نکل جائے تو گناہ جنم لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے پر جہاں گناہوں کی معافی کا انعام ملتا ہے وہاں اس کے کئی دینی، دنیاوی اور روحانی فوائد بھی ہیں اللہ سے ڈرنے والا تنہائیوں میں اس کے خوف سے رونے والا ہوتا ہے اور رونے سے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے، دل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے اور جب آدمی آنکھوں سے آنسو برساتا ہے تو آنکھیں نہیں روتیں بلکہ دل روتا ہے۔ ہاں! اس کا اظہار آنکھوں سے ہوتا ہے اس لئے کہ آدمی اس وقت روتا ہے جب دل کو صدمہ پہنچے جب دل دکھے، غم والم دل کو لاحق ہوتے ہیں جب غم برداشت سے باہر ہو جائیں تو دل رو

(۱) (الملك ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑتا ہے تب پھر رنج وغم کا دھواں پانی کی شکل بن کے آنکھوں سے ٹپکنے لگتا ہے جسے آنسوؤں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس کی دلیل اللہ رب العزت نے خود قرآن حکیم میں دی ہے۔ارشاد ہوتا ہے:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ.(۱)

ترجمہ:۔ ”پھر اس کے بعد ان لوگوں کے دل سخت ہو گئے پس وہ پتھروں کی مانند ہیں یا اس سے بھی زیادہ سخت ہیں اور بے شک پتھروں میں سے کچھ ایسے پتھر ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹ پڑتی ہیں کچھ ایسے ہیں کہ وہ پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں کہ وہ اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔“

اس مثال میں اللہ تعالیٰ نے دل کو پتھر کے ساتھ تشبیہ دے کر پھر پتھر سے پانی بہنے اور اس کے اللہ کے خوف سے گرنے کا ذکر کر کے یہ بتایا ہے کہ ان بدنصیب لوگوں کے دل پتھر سے بھی گئے گزرے ہیں پتھر بھی اللہ سے ڈرتا اور پھٹ پڑتا ہے ہاں مومن کا معاملہ اس کے برعکس ہے ان کے دل ڈرتے بھی ہیں اور آنسو بھی برساتے ہیں۔

یہ دل ہی ہے جو خوف الٰہی کا مرکز ہے۔اسی لئے اللہ فرماتے ہیں:

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ.(۲)

ترجمہ:۔”کیا اب تک ایمان والوں کیلئے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھل جائیں۔“

دل کا خوف الٰہی سے لرز جانا ہی مومن کی علامت ہے۔قرآن حکیم میں ہے۔

(۱) (البقرۃ ۷۴)

(۲) (سورۃ الحدید آیت ۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا. (۱)

ترجمہ:۔ "مومن تو خاص وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔"

اور دلوں سے اللہ تعالیٰ کا خوف اس وقت نکلتا ہے جب دل گناہوں کی سیاہیوں میں گھر جائیں درج ذیل آیات کس قدر واضح ہیں۔

☆ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ. (۲)

ترجمہ:۔ ہر گز نہیں بلکہ زنگ چھا گیا ہے ان کے دلوں پر (ان اعمال کی وجہ سے) جو وہ کماتے تھے۔

☆ فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ. (۳)

ترجمہ:۔ پس ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس (اب) وہ نہیں سمجھتے۔

آنکھوں سے آنسو بھی اس وقت ٹپکتے ہیں جب آدمی کے دل میں اللہ کا ڈر پیدا ہو پھر وہ لوگوں سے چھپ چھپ کر اپنے رب کو راضی کرنے کیلئے تنہائیوں میں آنسوؤں کی مالا پروتا رہتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ کے ڈر سے رونا بڑا مرغوب تھا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ: "لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا" فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) وُجُوهَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ۔ (۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک مرتبہ) ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس

---

(۱) (سورۃ الانفال آیت ۲) (۲) (مطففین آیت ۱۴) (۳) (منافقون آیت ۳)

(۴) (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب قول النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تم وہ باتیں جان لو جن کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے چہرے ڈھانپ لئے اور ان کی آہ وزاری کی آوازیں آنے لگیں تھیں۔

مومن کی تو ساری زندگی اللہ کی رضا کے شوق میں تڑپتے اور اس کے خوف اور پکڑ سے ڈرتے اور روتے گزرتی ہے لیکن کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جس کے بال سفید ہو گئے کمر جھکنے لگی آنکھوں کا نور مدھم پڑنے لگا۔ مگر وہ ابھی تک گناہوں پر ڈٹا ہوا ہے۔ اس کا دل خوفِ الٰہی سے خالی ہے اور آنکھیں نم نہیں ہوتیں کاش وہ اپنے سر کی سفید دھوپ کو دیکھ کر عمر کے ڈوبتے ہوئے سورج کا ادراک کر سکے۔ اتنی لمبی عمر نے اب اس کیلئے کوئی عذر نہیں چھوڑا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔

قَالَ (صلی اللہ علیہ وسلم) "اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰی امْرِیءٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰی بَلَغَ سِتِّیْنَ سَنَةً." (۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کیلئے کوئی عذر باقی نہ چھوڑا جس کی موت کو اس نے اتنا موخر کر دیا کہ وہ ساٹھ سال کو پہنچ گیا۔

آدمی خوفِ الٰہی سے کیوں نہیں روتا۔۔۔۔۔۔؟

اسکے کچھ اسباب ہیں ان میں سر فہرست دنیا اور اس کے مال واسباب کی محبت کا غالب آ جانا ہے جب دل میں دنیا اور دنیا کی راحتوں کا سودا سما جائے پھر خوف الٰہی دل سے رخصت ہو جاتا ہے یہی سبب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا ہے جن کا شمار صحابہ کرام میں سے مالدار لوگوں میں ہوتا تھا۔ حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

اُتِیَ بِطَعَامٍ وَکَانَ صَائِمًا فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ خَیْرٌ مِنِّی فَلَمْ یُوْجَدْ لَهُ مَایُکَفَّنُ فِیْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ اِنْ غُطِّیَ بِهَا رَاْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّیَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهُ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بُسِطَ.

(۱) (بخاری کتاب الرقاق۔ باب من بلغ ستین سنة)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَوْقَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا قَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا. ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ.(۱)

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس (افطاری کے وقت) کھانا لایا گیا جبکہ آپ روزے دار تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے ان کے کفن کے لئے صرف ایک چادر میسر آئی (جو اتنی سی تھی) کہ اس سے ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پیر ننگے ہو جاتے اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر کھلا رہ جاتا۔ اس کے بعد ہمارے لئے دنیا فراخ کر دی گئی۔ جو تم دیکھ رہے ہو یا (یہ فرمایا) کہ ہمیں اتنی عطا کر دی گئی ہے جو ظاہر ہے ہم تو ڈر رہے ہیں کہ کہیں دنیا میں ہی ہمیں ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ تو نہیں دے دیا گیا' رونے لگ گئے یہاں تک کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا مال جہاد اور دینی کاموں میں ہی صرف ہوتا تھا۔ اس کے باوجود وہ دنیا کی فراخی اور مصعب رضی اللہ عنہ کی بے سروسامانی کے عالم میں شہادت کو دیکھ کر گھبرا رہے ہیں اور تعجب ہے اس آدمی پر جس پر دنیا فراخ ہے اور دولت کا استعمال دینی کاموں کی بجائے فضول رسومات اور اینٹوں کی عمارتیں کھڑی کرنے پر ہوتا ہے اور دل میں خوف و ڈر بھی نہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسی ہی کیفیات سے ڈرا کرتے تھے۔ ان میں سے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کی تو یہ حالت تھی کہ دل میں خوف الٰہی کا سمندر ہے اور تن پر چیتھڑے لپٹے ہوئے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ مَامِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَ إِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَايَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ. (۲)

ترجمہ:- میں نے ستر (۷۰) اہل صفہ کو دیکھا ان میں سے کسی کے پاس جسم کے اوپر کا پورا

(۱) (صحیح بخاری، کتاب الجنائز باب الکفن من جمیع المال)

(۲) (بخاری کتاب المساجد۔ باب نوم الرجال فی المسجد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ چھپانے کیلئے چادر نہیں تھی، کسی کے پاس نچلا دھڑ ڈھانکنے کے لئے ازار (پاجامہ، تہہ بند اور شلوار وغیرہ) ہوتی یا چادر جسے وہ اپنی گردنوں میں باندھ لیتے، وہ کپڑا کسی کی نصف پنڈلی تک پہنچتا اور کسی کے ٹخنوں تک، پس وہ اسے اپنے ہاتھ سے اکٹھا کر کے رکھتے کہ کہیں ان کا قابل ستر حصہ عریاں نہ ہو جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تفسیر ثنائی

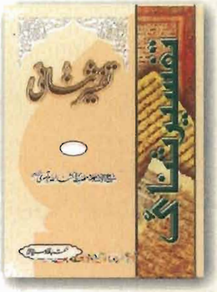

از قلم:
شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

اپنی طرز کی ایک منفرد تفسیر جس میں مناظرانہ اسلوب کے ساتھ باطل نظریات کا رد کیا گیا ہے۔
منکرین حدیث، جدیدیت کے علمبرداروں، منکرین معجزات کا جواب دیا گیا ہے۔
اہم مقامات پر آیت کا شان نزول بیان کر دیا گیا ہے۔
یہ تفسیر اپنی مثال آپ ہے۔

بین السطور ترجمہ قرآن عمدہ اور معیاری کمپوزنگ
طباعت کے اعلیٰ معیار کے ساتھ

اصح الکتب بعد کتاب اللہ

صحیح بخاری

حضرت مولانا محمد داود راز رحمہ اللہ
کے قلم سے فرامین نبویؐ کے صحیح ترین مجموعے کی لاجواب تشریح

تدوین حدیث، اصول حدیث، مقام حدیث اور حجیت حدیث کی وضاحت اور منکرین حدیث کے اشکالات کے رد میں جامع مقدمہ ◉ اختلافی مسائل میں فریقین کے دلائل اور ان کا انصاف پسندانہ تجزیہ ◉ فتح الباری عون المعبود، تحفۃ الاحوذی اور مرعاۃ المفاتیح وغیرہ شروحات سے منتخب علمی فوائد

مسلک سلف صالحین کی روشنی میں بہترین تشریح عربی متن جلی خط میں اعراب کے ساتھ ترجمہ نہایت آسان، بامحاورہ اور عوام اور خواص کے لیے یکساں مفید

۸ جلدوں پر مشتمل ◉ قیمت انتہائی مناسب

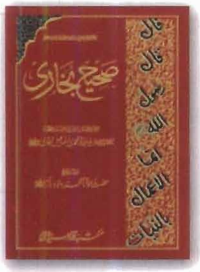

اعمال صالحہ اور ان کے اجر و ثواب سے متعلق احادیث نبویہ کا بے مثال مجموعہ

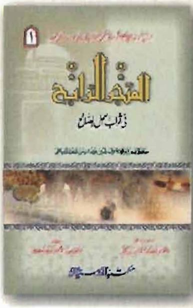

المتجر الرابح

فی ثواب العمل الصالح

حافظ امام ابو محمد شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی

۲ جلدوں پر مشتمل ◉ جاذب نظر

تحقیق وتخریج
ڈاکٹر عبد الملک بن عبد اللہ بن دھیش

ترجمہ
ڈاکٹر عبد الرحمن یوسف

آپ کی زندگی کا رخ بدل دینے والی کتاب
ظاہری اور معنوی حسن سے مزین

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی متفق علیہ احادیث کا مجموعہ

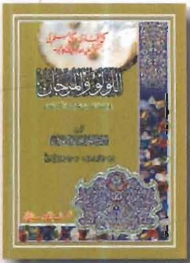

اللؤلؤ والمرجان

فيما اتفق عليه الشيخان

مرتب
فضیلۃ الشیخ محمد فواد عبد الباقی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ: مولانا محمد داود راز رحمہ اللہ ◉ مولانا عبد الرشید تونسوی حفظہ اللہ